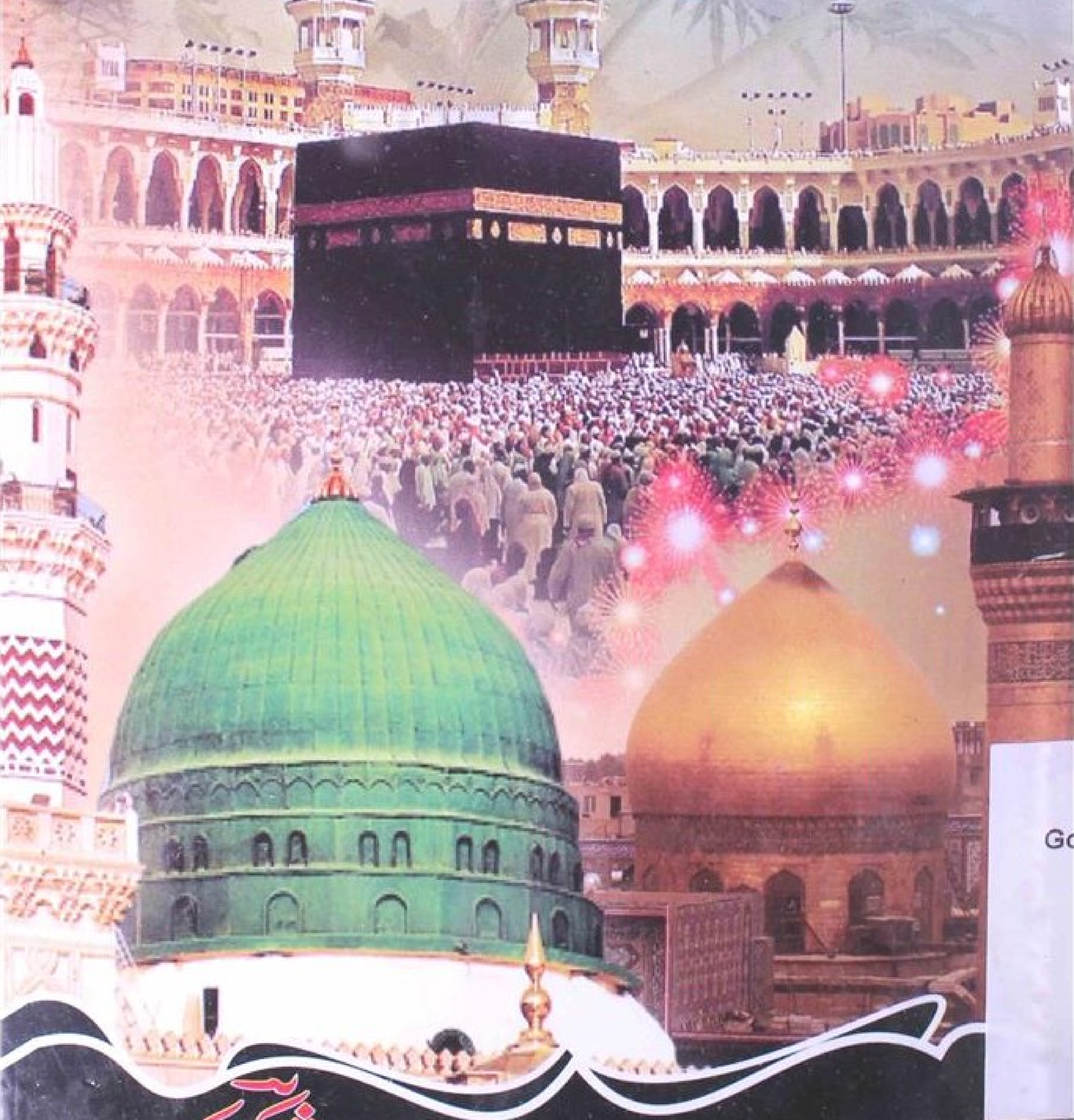
عقیدت کے پھول

خاندان نبوت کے قدموں میں



شنکر کیموری

جناب بیکل اتساہی صاحب   تسلیمات

آپ سے آج ملاقات ہوئی، آپ کی خواہش کی تکمیل اور حکم کی تعمیل میں میں نے آپ ہی کے اشعار سے فیض پاکر کچھ لکھ دیا ہے، آپ اسے مقدمہ ابتدائیہ، تقریظ، پیش گفتار یا کچھ بھی نام دے سکتے ہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

آپ نے کتاب کا نام عقیدت کے پھول رکھا ہے، یہ نام خوبصورت ہے، آپکی قلبی کیفیت کا آئینہ دار ہے، مگر نام سے مجموعہ کے موضوع اور مواد کی طرف براہ راست ذہن نہیں جاتا ـــــ ابھی لکھتے لکھتے ذہن میں آیا کہ مواد کے لحاظ سے کیا اسکا نام "خاندان نبوت کے قدموں میں" ٹھیک رہیگا؟ فیصلہ آپ کریں۔

مخلص

محمد ولی رحمانی
۱۶/۱۰/۱۶م

(حضرت مولانا محمد ولی رحمانی)
امیر شریعت بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ
وسجادہ نشیں خانقاہ رحمانی، مونگیر

عقیدت کے پھول

خاندانِ نبوت کے قدموں میں

(نعت اور منقبت)



شنکر کیموری

ارم پبلشنگ ہاؤس، دریاپور، پٹنہ۔ ۴

(۱) اس کتاب کی اشاعت میں بہار اُردو اکادمی کا مالی تعاون شامل ہے۔

(۲) اس کتاب میں شائع مشمولات یا کسی قابل اعتراض مواد کے لیے بہار اردو اکادمی ذمہ دار نہیں۔

AQUIDAT KE PHOOL

KHANDAN-E-NABUWAT KE QADMON MEIN

BY

SHANKAR KAIMOORI

Edition : 2016 Hadia Rs : 200/-

ISBN 978-93-83533-30-5

نام کتاب : عقیدت کے پھول

نام شاعر : شنکر رام

تخلص : شنکر کیموری

رابطہ نمبر : 09431839996

ای میل : shnkarkaimuri@gmail.com

سن اشاعت : ۲۰۱۶ء

تعداد اشاعت : ۱۰۰۰

صفحات : ۱۶۸

کمپوزنگ : عبدالمتین ضیائی

سرورق : شفیع اللہ شمس

مطبع : برائٹ آفسیٹ، دریاپور پٹنہ ۴

ناشر : ارم پبلشنگ ہاؤس، دریاپور پٹنہ ۴

ہدیہ : ۲۰۰ / روپے

ملنے کا پتہ

بک امپوریم، سبزی باغ پٹنہ

فہرست



انتساب

اپنے والد مرحوم شری رام شکل رامؔ کے نام

جن کی بزرگانہ رہبری نے مجھے اس نیک کام کی تحریک دی

اور

اپنی والدہ محترمہ شریمتی دھن ورتی دیوی کے نام

جن کی دعاؤں کا سایہ میرے لیے باعث رحمت ہے

اور

اپنی شریک حیات شریمتی کُنتی دیوی

اور

دخترِ نیک اختر (بیٹی) سنگیتا کماری کے نام

جن کی خدمات وتعاون نے میرے حوصلے بلند کیے۔

حمد، نعت اور ذکر شہادت کے پھول
مل گئے ہیں مجھے ان کی رحمت کے پھول
پیش کرتا ہے شکرؔ بصد احترام
بارگاہِ نبیؐ میں عقیدت کے پھول

شکر کیموری

اپنی بات

عقیدت کے پھول میرے نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ میں نے غزل، نظم اور قطعہ کی ہیئت میں اپنے احساسات و جذبات کو نعت رسول پاکؐ کی شکل میں ڈھالا ہے۔ نعت گوئی ایک مبارک اور اہم فن ہے۔ اس میں وہ تمام شعری لوازمات پائے جاتے ہیں جن کا ادب متقاضی ہے۔ نعت پاک کہنا بھی ایک بڑی عبادت ہے۔

یہ مدحت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
سعادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
مرے لب پہ نعت محمدؐ کا آنا
عبادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

عالمی سطح پر بھی صف اول کے ادیبوں اور شاعروں نے صنف نعت کی اہمیت و افادیت کو تسلیم کیا ہے۔ ایک نعت گو شاعر جب نعت کہتا ہے تو ایک طرف وہ ادبی و شعری فریضہ بھی انجام دیتا ہے اور دوسری طرف روحانی تقاضوں کو بھی پورا کرتا ہے۔ کہہ سکتے ہیں کہ نعت گوئی ثواب دارین حاصل کرنے کا ایک مضبوط ذریعہ ہے۔

زباں میلی نہیں ہوتی دہن میلا نہیں ہوتا
نبیؐ کے نام لیوا کا سخن میلا نہیں ہوتا
یہ نعت مصطفیٰؐ کا مجھ پہ فیض خاص ہے شنکرؔ
مرے طرز سخن کا بانکپن میلا نہیں ہوتا

نعت پاک و منقبت کا یہ شعری مجموعہ منظر عام پر لاتے ہوئے اور آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مجھے دلی مسرت حاصل ہو رہی ہے کہ ایک ہی ساتھ دین اور دنیا دونوں کی خدمت کا شرف حاصل کر رہا ہوں یہ خود میرے لیے ایک بڑی سعادت مندی ہے کہ جس

پاک ذات گرامی آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰؐ کی تعریف وتوصیف خود خدا کرتا ہے۔ جن کے اوصاف حمیدہ کا ذکر مقدس قرآن حکیم میں موجود ہے اور جن کی تحسین کے نغمے ذرے ذرے کی زبان پر ہیں۔ اسی پاک ذات گرامی کی رحمتوں، برکتوں اور فضیلتوں سے اپنے قلم کو پاک کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

میرا شعری سفر کافی جدوجہد بھرا رہا ہے۔ میری پیدائش ایک ایسے پریوار (خاندان) میں ہوئی جہاں دور دور تک اردو سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ شعروادب سے بھی کوئی وابستگی نہیں تھی لیکن گردوپیش کے ادبی ماحول نے مجھے شعروادب کی جانب مائل کیا اور میرے پریوار والوں نے بھی میرے اس شوق کو جلا بخشی۔ اس معاملے میں میرا پختہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس سے اپنے محبوب کی تعریف کرانا چاہتا ہے کرالیتا ہے اور یہ توفیق خدا ہی عطا کرتا ہے۔

فضل خدا کے ساتھ نبیؐ کا کرم جو ہو
ساحل سے ناؤ لگتی ہے پتوار کے بغیر

جب میں میٹرک میں پڑھتا تھا تو اس وقت میرے شہر بھبھوا میں (جو آج کیمور ضلع کا مکھیالیہ ہے) بزم ادب نام کا ایک ادارہ قائم تھا جس کے صدر تھے جناب اسرار الحق شبنمؔ مرحوم۔ اس بزم میں دو پھول کھلے ایک کا نام محمد اسلام انصاری گھائلؔ مرحوم تھا، اور دوسرے کا نام محی الدین انصاری محرمؔ مرحوم انہیں دو پھولوں کی خوشبو سے پورے علاقے کی ادبی فضا معطر تھی یہ خوشبو میرے دل ودماغ میں بس گئی۔ انہیں خوشبوؤں سے متاثر ہوکر میں نے بھی ان کی رہنمائی میں شعروادب کے پودوں کی آبیاری کی۔ یہ سلسلہ چلتا رہا اور میں اس سے فیض یاب ہوتا رہا۔ مذکورہ بزرگوں کی شفقتیں میری شعر گوئی کا سنگ بنیاد بنیں۔ حکیم ڈاکٹر یٰسین انصاری مرحوم جنہوں نے مجھے اردو کی تعلیم دی ان کے ذکر کے بغیر میری بات مکمل نہیں ہوسکتی کرشنا پرساد نے مجھے اردو کی تعلیم حاصل کرنے میں میری معاونت اور رہنمائی کی۔

آکاشوانی کی ملازمت میں آنے کے بعد جب میری پوسٹنگ سہسرام میں ہوئی تو اس زمانے میں جناب سیفؔ سہسرامی اور ناصحؔ ناصری گنجوی جیسے استاد شعرا کی صحبت میں مجھے کچھ سیکھنے کا موقع ملا انہوں نے میرے فن کو نکھارنے کی بھرپور کوشش کی۔ آکاشوانی بھاگل پور سے جُڑنے کے بعد ڈاکٹر بدرالدین شبنمؔ کی شفقت حاصل ہوئی اور انہوں نے مجھے فن نعت گوئی سے متعلق کئی مفید مشورے دئے۔ اس سلسلے میں میں جناب فیض رحمٰن کو فراموش نہیں کرسکتا جنہوں نے کئی نعت پاک کو اردو سے ہندی میں منتقل کرنے میں میرا تعاون کیا۔ وقتاً

فوقتاً میں نے جناب اجمل نقش بندی سے بھی فیض حاصل کیا۔ مشتاق ملکوی جیسے اہم شاعر سے بھی مجھے فیض حاصل ہوا۔ آکاشوانی پٹنہ سے منسلک ہونے کے بعد مجھے اس مجموعے کی اشاعت میں امیر شریعت حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی، پروفیسر طلحہ رضوی برقؔ، سید شاہ شمیم منعمیؔ، پروفیسر علیم اللہ حالیؔ، ڈاکٹر اعجاز علی ارشدؔ، مولانا سید شاہ مشہود احمد قادری ندوی اور سید احمد رضا جیسے منفرد اور معتبر قلم کاروں کی معاونت اور شفقت حاصل ہوئی اور انہوں نے میرا حوصلہ بڑھایا۔ ڈاکٹر اعجاز رسول نے اس مجموعے کو ترتیب دینے میں، اردو سے ہندی میں منتقل کرنے میں اور پروف ریڈنگ میں اپنا قیمتی تعاون دیا۔ ان تمام قلم کاروں، ادیبوں اور چاہنے والوں کا تہہ دل سے ممنون و مشکور ہوں۔

میں اس مجموعے کی اشاعت کے سلسلے میں اپنی شریک حیات شریمتی کنتی دیوی اور اپنی بیٹی سنگیتا کماری کی غیر معمولی معاونت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا کہ مختلف سطحوں پر ان کی مدد سے ہی یہ مجموعہ منظر عام پر آ سکا میرے بیٹے اروند کمار اور کمار گورو اور بیٹیاں سریتا، ارچنا اور کویتا کی کاوشیں بھی اس کی اشاعت میں قابل تحسین ہیں۔ اللہ انہیں اقبال مند بنائے۔ آمین!

اخیر میں میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے وقتاً فوقتاً اس مجموعے کی اشاعت میں میری مدد کی اور مجھے مفید مشوروں سے نوازا۔

اس مجموعے کے تعلق سے میں مؤدبانہ عرض کرتا ہوں کہ اہل نظر قارئین کے قیمتی مشوروں کا ہمیشہ ممنون رہونگا اور مستقبل میں ان مشوروں پر عمل کروں گا۔

آپ کا
شنکر کیموری

پیشِ گفتار

حضرت مولانا محمد ولی رحمانی
امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ
سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی، مونگیر

شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کائنات کے لیے ابر رحمت ہے، اور آپؐ سے عقیدت ومحبت کسی فرقہ، طبقہ اور عقیدہ کے دائرہ کو قبول نہیں کرتی، ہر طبقہ اور فرقہ میں آپؐ سے عقیدہ ومحبت رکھنے والے موجود ہیں اور اسے اپنے لیے فخر اور اعزاز کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

زبان وادب کے رسیا اور احساسات کو شعری قالب میں ڈھالنے والے شعراء کرام میں خاصی تعداد ان لوگوں کی ہے جو شعر کا نذرانہ اور نعت کا تحفہ پیش کرتے رہتے ہیں، اور اپنی فکری کاوش کو شعری قالب میں ڈھالتے رہے ہیں، نعت کے میدان میں زبان وادب نے بڑے اونچے نمونے پیش کیے ہیں، جو عقیدت ومحبت کا شہکار اور زبان وادب کا بیش بہا نمونہ ہیں۔

علامہ اقبالؒ نے اپنی فکری بلندی کو جب عقیدت وارادت کے سانچے میں ڈھالا، شعر کہا اور ایک بہت کمزور حدیث سے استدلال کیا تو الفاظ کا یہ تاج محل بنا:

قد بے سایہ تیرا ختم رسالت کی دلیل
یعنی تجھ سا نہیں کوئی، پیچھے ترے آنے والا

جب یہ کیفیت حضرت کرشن بہاری نور پر طاری ہوئی تو نعت اور اشعار کا ایک دبستان تیار ہو گیا، اور انہوں نے ایسے اشعار کہے:

تیریٔ معراج کہ تو لوح وقلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

وہ صرف نعتیہ اشعار نہیں کہتے تھے، اسے عبادت سمجھتے تھے، اور وہ نعت کہتے وقت نہا دھو کر تیار ہوتے، پھر طبع آزمائی کرتے تھے۔ یہی نہیں وہ سننے سنانے میں بھی محتاط تھے۔ ایک مشاعرہ ہو رہا تھا، انہوں نے اپنی مشہور غزل اپنے مخصوص لہجہ میں سنائی۔

زندگی سے بڑی سزا ہی نہیں
اور کیا جرم ہے پتہ ہی نہیں
سچ گھٹے یا بڑھے تو سچ نہ رہے
جھوٹ کی کوئی انتہا ہی نہیں
اپنی رچناؤں میں وہ زندہ ہے
نور سنسار سے گیا ہی نہیں

اور مشاعرہ لوٹ لیا، ان کے اشعار اور پڑھنے کا انداز دونوں بہت خوب تھے، سامعین نے جی کھول کر داد دی، سامعین کے مجمع سے آواز بلند ہوئی، نور بھائی! ایک نعت بھی! حضرت کرشن بہاری نور نے دونوں ہاتھ کان پر دھرے اور فرمایا 'بھائی! میں ابھی اس لائق نہیں ہوں کہ نعت پیش کر سکوں، مجھے معاف کیجئے۔

اسی سلسلہ ناب کی ایک کڑی حضرت شنکر کیموری کا نعتیہ کلام بھی ہے، انہوں نے زبان و ادب کی صلاحیتوں کو نعت پاک کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے اور بڑی کامیاب کوشش کی ہے اور ان کا ایک مجموعہ 'عقیدت کے پھول' پیش نظر ہے، آپ بھی زیارت کیجئے، مطالعہ سے ذہن کو تازگی اور روح کو جلا بخشئے۔ حضرت شنکر کا مجموعہ 'عقیدت کے پھول' پڑھ جایئے، بہت سی جگہ سادگی و پرکاری، بے خودی و ہوشیاری کے خوب سے خوب تر نمونے ملتے جائیں گے، آپ کے قلب و نظر کو آسودگی ملتی جائے گی اور کئی جگہ محسوس ہوگا کہ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست۔

حضرت شنکر عقیدت کی زبان اور محبت کا انداز بیان رکھتے ہیں، ان کی زبان پیچیدگی اور ژولیدگی سے پاک ہے، زبان بڑی آسان، بیان کا انداز سادہ ہے۔ مگر دل کو چھو لینے والا۔

ذرا نمونے دیکھئے:

دلِ مجبور کو ڈستی ہے شامِ غم کی تنہائی
نبیؐ کی یاد تڑپائے تو طیبہ یاد آتا ہے
وہ طائف کے لوگوں کا برسانا پتھر
لہو میں ہے ڈوبی کہانی نبیؐ کی
منتظر کل انبیاء تھے مقتدی کے طور پر
وہ امامِ الانبیا کی تھی پذیرائی کہ بس!
بہت دور ہوں میں درِ مصطفٰےؐ سے
یہی غم خدا کی قسم ہو رہا ہے
میرے پیارے نبیؐ سے درس پاکر
گنہگاروں کے بھی کردار چمکے
بسا ہے گنبد خضرا نظر میں
نبیؐ کا عشق ہے قلب وجگر میں
قیامت پر جسے ایمان ہے شنکر
تجلی آپؐ کی ہے اس بشر میں
آپ کی چشم کرم کا ہے یہ ادنیٰ معجزہ
جس بیاباں پر نظر ڈالی گلستاں کردیا

خدا کا فضل اور آقا کی رحمت ہوتی ہے جن پر
لحد کی خاک سے ان کا کفن میلا نہیں ہوتا
بے خبر خود سے ہے عشق احمد میں جو
اے خدا وہ دیوانہ سلامت رہے
سرِ عقیدت جھکا رہے ہیں وفا کے سجدے لٹا رہے ہیں
نصیب اپنا عروج پر ہے کہ ہم مدینے کو جا رہے ہیں
خدا یا تجھ سے بھی التجا ہے شنکر کی
مدینہ جانے کا کچھ انتظام ہو جائے
احسان کیسے بھولیں گے ہم آپ کا حضور
معراج میں گئے غم امت لیے ہوئے
کیوں کسی کو ڈھونڈتے ہو رہنمائی کے لیے
تم کو منزل پر نبیؐ کا نقش پا لے جائے گا

بعض جگہ بڑی قیمتی حقیقتوں کو شنکر نے عقیدت کے لہجہ میں شعر کی زبان دی، کہیں قرآن پاک کی (یُحِلُّ لھم الطیبٰت و یحرم علیھم الخبائث) کو شعری سانچہ میں ڈھالا ہے:

وہی شریعت وہی طریقت، جو بات نکلی نبی کے منہ سے
وہ جس کو کہہ دیں حلال لکھ دو، وہ جس کو کہہ دیں حرام لکھ دو

ایسے سہل ممتنع کی نمائندگی کرنے والے متحرک اشعار بھی اس مجموعہ میں مل جاتے ہیں:

میں یہ نہیں کہتا کہ خزینہ مجھے دے دو
تم سارا جہاں لے لو مدینہ مجھے دے دو

کون کہتا ہے کہ مجھ کو مال و دولت چاہیے
ساقیِ کوثر کی بس چشمِ عنایت چاہیے

یہ دونوں اشعار ادبِ عالی کا نمونہ ہیں اور تقریباً اس شعر کے ہم پلہ ہیں:

وہ تو یوں کہیے کہ میں تھا جو پریشاں نہ ہوا
ورنہ کیا کیا میری بربادی کا ساماں نہ ہوا

حضرت شنکر کیموری نے چھوٹی بحر میں ایسے بولتے ہوئے اشعار بھی کہے ہیں:

نبی پاک مصطفیؐ
لقب ہے جن کا مجتبیٰ
حسین و پیکر وفا
ہے کون ان سا دوسرا
ہیں دین حق کے رہنما
خدا بھی جن پہ ہے فدا
یہی ہیں آخری نبی

نبی نبی نبی نبی

اور خود شنکر کیموری کا احساس کیا ہے؟ اسے کسی اور سے نہیں، انہیں سے سنئے:

نعت خوانی مصطفی کی اور شنکر کی زبان
سوچیے یہ کیا ہوا اور سوچتے رہ جایئے

جس کے نتیجہ میں شنکر کے کلام میں سدھار اور نکھار پیدا ہوتا چلا گیا، اس حقیقت کا اظہار وہ دو مصرعوں میں کرتے ہیں:

یہ نعت مصطفیؐ کا مجھ پر فیض خاص ہے شنکر
میرے طرز سخن کا بانکپن میلا نہیں ہوتا

شنکر کیموری کا کلام نگاہ ونظر کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور قلب وقالب پر گداز اثر ڈالتا ہے، ان کے مجموعہ 'عقیدت کے پھول' کو پڑھئے اور پڑھتے جایئے............

مقدمہ

سید شاہ شمیم الدین احمد منعمی
سجادہ نشیں خانقاہ منعمیہ
میتن گھاٹ، پٹنہ۔۸ (بہار)

اللہ رب العالمین اور رسول اللہ رحمۃ اللعالمین پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔ اللہ سب کا رب ہے اور سب اس کے بندے۔ اللہ کے رسول ﷺ ہر عالم کے لیے رحمت ہیں اور سب ان کی رحمت کے حقدار۔ اسی لیے دروازۂ حمد و نعت بھی سب کے لیے کھلا ہوا ہے۔ اسی طرح زندہ زبان کی پہچان یہ ہے اس پر کسی خاص علاقہ، کسی خاص ذات یا کسی خاص مذہب کی مہر نہیں لگنی چاہیے۔ اگر ایسی کوئی پابندی عائد ہوگئی تو یہ قید زبان کے لیے قفس اور زہر بن جائے گی اور وہ زبان، زبانوں کے قبرستان میں دفن ہو جائے گی۔

جناب شنکر کیموری کے حمد یہ نعتیہ اشعار اور مناقب کا یہ اردو مجموعہ قابل صد ستائش ہے۔ شنکر کا یہ مجموعہ مذہبی و لسانی اجارہ داری اور تنگ نظری کے لیے نعرۂ انقلاب ہے ساتھ ہی ساتھ روشن خیالی اور توسیع کا ایک سنگ میل بھی، مشترکہ تہذیب اور گنگا جمنی ثقافت کا آئینہ دار بھی۔

شنکر عوامی شاعر ہیں اور مشاعرے ان کا میدان ہیں۔ اس لیے ان کی شاعری عام فہم ہے۔ الفاظ سہل اور پیرایۂ بیان دلنشیں ہے، شنکر کی عقیدت میں پیچ و خم نہیں ہے جو ہے سو ہے۔ جذبات کی ترسیل کے لیے شنکر کامیاب تجربے کے حامل ہیں۔ خود کہتے ہیں ؎

ہر ایک کو دیتا ہے یہ درس محبت کا
شنکرؔ کے وِچاروں میں سرکار چمکتے ہیں

ہندوستان میں اسلام اور مسلمان صوفیائے کرام کے مرہون منت ہیں۔ انہوں نے اپنی خانقاہوں کے دروازے سب کے لیے کھول دیئے۔ رب العلمین کی دوستی کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی اور رحمۃ للعالمین کی غلامی کو قول اور عمل دونوں سے ثابت کرنے کی سعی کی چنانچہ ان کی مجلسوں میں شرکت کا یہ فائدہ ہوا کہ شنکر فرماتے ہیں۔

جب سے سنی ہے میں نے حبیب خدا کی بات
دل میں اتر گئی ہے مرے مصطفیٰ کی بات

اور جب دل میں مصطفیٰ ﷺ کی بات اتر جائے نتیجہ طے ہے۔

شنکرؔ کا دل بھی نور سے پرنور ہوگیا
کرنے لگا ہے جب سے شہ انبیا کی بات

شنکرؔ کے یہاں مطالعہ سے زیادہ صحبت کی جلوہ سامانی ہے اور مطالعہ کسی پرفضا ہل اسٹیشن پر گھومنے پھرنے کے لیے جانے اور آنے جیسا ہے جبکہ صحبت کسی پرفضا ہل اسٹیشن پر جا کر بس جانے جیسا ہے۔ چنانچہ شنکر کے اشعار میں واقعات سیرت کی طرف بھی واضح اور خوبصورت اشارے ملتے ہیں۔

آئے حدیبیہ میں یہ انصار سوچ کر
سرکارؐ سے کریں گے وہ عہد وفا کی بات

چاند کو ٹکڑے کر کے دکھایا، کنکریوں کو کلمہ پڑھایا
معجزے یہ اللہ اکبر اللہ اللہ اللہ

وہ بیت المقدس میں نبیوں کے آگے
امامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
مکّے میں جب بچہ لینے آئیں حلیمہ دائی
کوئی بچّہ جب نہ ملاتو دل کی کلی مرجھائی

آمنہ بولیں دائی حلیمہ لے لو للنا مور
نبیؐ جی آئے بھورے بھور

یہ مکّہ یہ طیبہ یہ ہجرت یہ سیرت
زباں ہے مری داستاں آپ کی ہے

وہ طائف کے لوگوں کا برسانا پتھر
لہو میں ہے ڈوبی کہانی نبیؐ کی

صحبت نے شنکرؔ کو اسلامی عقائد سے خوب آشنائی بخشی ہے اور اس کی عکاسی بھی ان کی شاعری میں جا بجا نمایاں ہے ملاحظہ ہو۔

وہی شریعت وہی حقیقت جو بات نکلی نبی کے منہ سے
وہ جس کو کہہ دیں حلال لکھدو وہ جس کو کہہ دیں حرام لکھدو

کریں غیب دانی پہ اب ہم بحث کیوں
ہے رب کی عطا غیب دانی نبی کی

یہ مرتبے، فضیلتیں، حضورؐ کی یہ عظمتیں
ہے زیر زیر بولہب زبر زبر حضورؐ ہیں

گنگا جمنی تہذیب کے ماحول میں پروان چڑھتی نعتیہ روش کی جھلک بھی شنکر کے یہاں دیکھنے کو ملتی ہے۔

کبھی آموں کے اونچے پیڑ پر ساون کی راتوں میں
پپیہا 'پی کہاں' گائے تو طیبہ یاد آتا ہے

شنکرؔ کیموری کی زبان سے نعت سن کر اور ان کے مجموعہ نعت کو دیکھ کر جسے حیرت ہو اسے شنکرؔ کے یہ مقطعے ضرور پڑھنے چاہئیں

تیری مجال کیا ہے شنکر جو نعت کہہ لے
تیری زباں سے ان کا فیضان بولتا ہے

مری حقیقت ہی کیا ہے شنکرؔ کہ نعت سرورؐ سنا سکوں میں
اسے گھٹائے گا کوئی کیسے حضور جس کو بڑھا رہے ہیں

نعت خوانی مصطفیٰ کی اور شنکرؔ کی زباں
سوچئے یہ کیا ہوا اور سوچتے رہ جایئے



استقبال

پروفیسر علیم اللہ حالی

یوں تو غزلیہ شاعری بذات خود محبت کے بے پناہ جذبے کی عکاس اور ترجمان ہوتی ہے، لیکن جب یہ محبت وموانست مادی علائق سے اوپر اٹھ جاتی ہے اور حد درجہ طاہر، پاکیزہ اور مصفیٰ ہوجاتی ہے تو روحانی اورالوہی جذبات کی حامل ہوجاتی ہے۔ شاعری مادی اور جسمانی تقاضوں سے جس قدر بلند تر ہوتی جاتی ہے اسی قدر درجات میں بلند ہوجاتی ہے۔ جب عشق کا جذبہ بے اختیار شوق احتیاجات اور دنیوی تقاضوں سے ماورا ہوجاتا ہے تو روحانی سرحدوں میں داخل ہونے لگتا ہے۔ نعتیہ شاعری اس کی سب سے زیادہ تابندہ مثال ہے۔ اس لیے کہ یہاں روئے سخن ایک آئیڈیل اور بے مثال ذات کی طرف ہوجاتا ہے۔ فن لطیف اپنے عروج وکمال کے سفر میں اس مرکز کا متلاشی ہوتا ہے جو حسن اور خیر کا منتہی ہوتا ہے، جہاں بشری اوصاف اور الوہی صفات یکجا ہونے لگتے ہیں۔ شاعری کو اس احساس وتصور سے قریب کرنے کے لیے نعت سے بہتر کوئی صنف نہیں ہوسکتی چنانچہ شعری اظہار کے ترفع وتطہیر کے لیے مذہب کے حصار سے نکل کر متعدد ذی شعور اور حساس غیر مسلم شعرا نے نعت گوئی کا سہارا لیا ہے۔ ان میں سے بہت سے شعرا نے نعتیہ شاعری کے ایسے انمول نمونے پیش کیے ہیں جہاں صاحب ایمان شعرا، کی ایک بڑی تعداد بھی پس پشت چلی جاتی ہے۔ دراصل یہ سارا معاملہ محبت میں انہماک اور استغراق کا

ہے۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس میں انجذاب کی ثروت شعوری کوشش و کاوش سے زیادہ فیضان الٰہی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

شنکر کیموری کی نعتیہ شاعری کے مجموعے ''عقیدت کے پھول'' کا مطالعہ کر کے مجھے کچھ زیادہ حیرت اس لیے نہیں ہوئی کہ تخلیقی ودیعت مبدۂ فیاض سے حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت کا اقبال و اعتراف صحیح معنوں میں اسی وقت ہو سکتا ہے جب موضوع احساس کی منزل تک پہنچ جائے۔ رسول اکرم ﷺ اور خانوادۂ رسول ﷺ سے شنکر کی والہانہ عقیدت نے ان سے جو تخلیقی فن پارے لکھوائے ہیں ان کے ادبی مقام و مرتبہ کا تعین نقد و بصر کے عام اصول وقوانین کے ذریعے ممکن نہیں اس لیے کہ شنکر کے یہ فن پارے جذبات کی لطیف ترین کیفیات سے مملو ہیں۔ ایک سب سے بڑی نمایاں بات یہ ہے کہ شنکر کے یہاں اظہار کی غیر معمولی توانائی ہے۔ الفاظ کا ایک سیل بیکراں جذبے کے بہاؤ کی پہچان ہے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ؎

زباں میلی نہیں ہوتی، دہن میلا نہیں ہوتا
نبی کے نام لیوا کا، سخن میلا نہیں ہوتا

اور واقعی شنکر کے اظہار و بیان کی روانی ایک صاف و شفاف اور بلوریں چشمے کی طرح پورے کلام سے ظاہر ہوتی ہے۔ ان کی کسی ایک نظم کو اٹھائیے تو نہ صرف اظہار کی بیتابی اور روانی آپ کے لیے وجہ کشش بن جائے گی بلکہ ان کے یہاں موضوع سے متعلق خیالات کی پیشکش میں تسلسل اور توسیع کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ ایک شعر دوسرے شعر سے معنوی و موضوعاتی سطح پر وابستہ ہو جاتا ہے اور اس طرح اظہار کی Continuity کی وجہ سے موضوع میں جامعیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو جذبے کی روانی کو تقویت پہنچاتی ہے۔ نظم ''خاک مدینہ'' کے مندرجہ ذیل

اشعار کا باہمی ربط میرے اس کلیے کی تائید کرتا ہے۔ شنکر کیموری کہتے ہیں۔

اس شہر مدینہ کی ہر شام نرالی ہے
مسجد کی فضاؤں میں آواز بلالی ہے

کشکول لیے دیکھا سرکار کے کوچے میں
جو شاہ زمانہ تھا وہ ایک سوالی ہے

محبوب خدا کیجئے مفلس پہ کرم اب کے
کب سے ہوں کھڑا در پر دامن مرا خالی ہے

شنکر کیموری کی تخلیقی ہنرمندی کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی منظومات کے عنوانات بھی نہایت دلکش اور جاذب نظر مقرر کیے ہیں۔ اکثر و بیشتر نظم میں قافیے اور ردیف کی رعایت سے عنوانات متعین کر کے شنکر نے ایک مخصوص تخلیقی روش کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ ان کے عنوانات مثلاً ''مصیبت کبھی نہ آئے گی'' ''کوئی نہ آئے گا'' ''جدھر جدھر حضورؐ ہیں'' ''حضور آگے آگے'' ''دلکشی اچھی لگی'' ''مہمان ضروری ہے'' ''حکمرانی نبیؐ کی'' ''معتبر زندگی ہوئی ہے'' اور اسی طرح کے دوسرے عنوانات متعلقہ منظومات کی تخلیقی جودت کو بلندتر بناتے ہیں۔ اس تکنیک کی وجہ سے شنکر کی منظومات میں اثر انگیزی اور نغمگی کی زیریں لہروں کا اضافہ ہوجاتا ہے۔

میں شنکر کیموری کی ان منظومات کا انتقادی انداز سے تجزیہ کرنا نہیں چاہتا۔ بلاشبہ ایسے تجزیوں سے کلام کی وہ خوبیاں بھی سامنے آجاتی ہیں، جو عام طور پر سرسری مطالعے کے

دوران سامنے نہیں آتیں، لیکن شنکر کی اس نوع کی شاعری علمی وادبی تجزیات سے عاری بھی ہے اور بلند تر بھی۔ یہاں محویت اور سرمدیت کا بول بالا ہے۔ یہاں سارے موضوعات ومحسوسات کی وجدانی ضابا ہم دگر ہوتی نظر آتی ہے۔ یہاں جذبات کا طوفان یم بہ یم قاری کے اندر ایک تلاطم پیدا کرتا ہے۔ میں شنکر کی شاعری اور ان کے جذبات ومحسوسات اور ان کی بے پناہ قوت اظہار سے متاثر ہوں ان کے مجموعے ''عقیدت کے پھول'' کا صمیم قلب کے ساتھ استقبال کرتا ہوں۔



حرفِ چند

ڈاکٹر طلحہ رضوی برقؔ

اللہ کی حمد وثنا اور اس کے پیارے رسولؐ پر درود وسلام بڑے بڑوں کی سنت ہے لہٰذا حمد ونعت کہنا اور لکھنا عین عبادت وسعادت ہے۔اہل دانش ودہش نے خدا کے بعد اس کے محبوب کا ہی مرتبہ جانا اور سمجھا ہے۔بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

پیش نظر مجموعۂ نعت کا نام ہی خوبصورت اور دل نشیں ہے۔یہ رحمت للعلمین کی شان میں لکھی گئی نعتوں کا حسین گلدستہ ہے۔اس کے مصنف جناب شنکر کیموری ایک غیر مسلم شاعر ہیں جنھوں نے پیغمبر اسلام کے لیے اپنی گہری عقیدت ومحبت کا بے محابہ اظہار کیا ہے۔ عقیدت کا تعلق دل سے ہے۔دل جو اخلاص ومحبت کا گہوارہ ہے۔ایک صاف وشفاف آئینہ جس میں محبوب کی تصویر منعکس ہوتی ہے۔شنکر کیموری صوبہ بہار کی تاریخی جگہ بھبھوا کے رہنے والے ہیں۔کیمور کی پہاڑی سرزمین کے تعلق سے ان کے اشعار میں اس کوہستانی وادی سے ابلنے والے سرد وشیریں آبشار کی شیرینیت وترنم ہے شنکر محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کہتے ہیں تو ان کی محبت وعقیدت وجذبات وہی آبشاری حسن وجمال لیے آشکار ہوتے ہیں۔جواں فکر شاعر شنکر کیموری عروض وبیان کے استاد ہیں یا نہیں اس سے قطعاً الگ ان کی نعتیہ شاعری رواں دواں، سہل عام فہم اور دلکش زبان کا نمونہ ہے۔انہیں پیغمبر اسلام کی شخصیت وکردار سے بے پناہ محبت ہے جس نے انہیں جذبہ عشق کی سرشاری عطا کی ہے۔ان کی فطری ووھبی موزونیٔ طبع نے انہیں نعت رسول مکرم کے پر کیف اشعار کا بڑا اثاثہ

دیا ہے، محترم و مستحکم، اوراس میں روز افزوں اضافہ ہی ہے۔

جب ذکر نبیؐ ہوتا ہے اس وقت اے شنکر کیا کہئے
دل جھوم کے بس رہ جاتا ہے ارمان کی خوشبو آتی ہے

''عقیدت کے پھول'' کا مطالعہ یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ شنکر وہ خوش نصیب ہیں جنھیں قدرت نے یہ نعمت ودیعت کی ہے جو ہر کس و ناکس کا حصہ نہیں۔ شنکر اپنے دل کے محسوسات وواردات کو موثر انداز میں پیش کرنے پر قادر ہیں۔ وہ جب اپنی مترنم آواز میں نعتیہ اشعار پڑھتے ہیں تو سامع اس پر کیف وکم میں کھوجاتا ہے۔ یہ قدرت کی بڑی دین ہے اور محبت رسولؐ کا فیضان۔

''عقیدت کے پھول'' ان کی منتخب نعتوں کا وہ حسین گلدستہ ہے جسے بقامت کمتر مگر بقیمت بہت بہتر کہا جائیگا۔ اس کا ہر گل نعت اپنی خوش رنگی وخوش آہنگی میں دیدہ ودل شکار ہے۔ کس شعر کو نمونۂ پیش کروں اور کسے نہیں۔ تاہم چند اشعار میرے معروضات کی تصدیق کرینگے ملاحظہ ہوں۔

گود میں لے کے حلیمہ نے یہی فرمایا
رحل پر بولتا قرآن بڑا پیارا ہے

لیا جو نام نبی تو دل سے نہ پوچھو کیسی خوشی ہوئی ہے
اندھیرے گھر میں دیا جلا ہے ہر اک طرف روشنی ہوئی ہے

منتظر کل انبیا تھے مقتدی کے طور پر
وہ امام الانبیا کی تھی پذیرائی کہ بس

سیم و زر تاج وحکومت اور نہ شہرت چاہیے
ساقیِ کوثر کی بس چشم عنایت چاہیے

میرے نبیؐ کی مجھ پہ نوازش تو دیکھئے
شنکر کو نعت کہنے کا یہ حوصلہ دیا

مجھے بیحد مسرت ہے کہ ''اردو کونسل ہند'' کی ایک باوقار کل ہند کانفرنس منعقدہ یکم مارچ ۲۰۱۵ء میں ریاست میزورم کے گورنر ڈاکٹر عزیز قریشی کے دست مبارک سے جناب شنکر کیموری کو شاہ مشتاق احمد ایوارڈ عطا کیا گیا۔ پٹنہ کے اردو اخبارات نے انکا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے ان الفاظ میں تہنیت پیش کی ہے:

''شنکر کیموری صالح فکر ونظر کے حامل کلاسیکل طرز کے ایک معروف اور مقبول شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی قومی یکجہتی اور لسانی اخوت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہ اردو اور ہندی دونوں حلقوں میں یکساں مقبول ومعروف ہیں۔ شنکر کیموری کی زبان بڑی شستہ رواں سہل اور شائستہ ہے۔ انہیں فکر کی ترسیل کا ہنر اور سلیقہ معلوم ہے۔ نعت نبی ﷺ کہنے میں انہیں خاص ملکہ اور انفرادیت حاصل ہے۔ ''عقیدت کے پھول'' کے نام سے ان کی نعتوں کا ایک مجموعہ زیر طبع ہے۔ اردو کونسل ہند نے شعروسخن کے حوالے سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور لسانی اخوت کے فروغ میں اہم کردار ادا کرنے کے سلسلے میں شنکر کیموری کو شاہ مشتاق احمد ایوارڈ پیش کیا ہے۔''

(روزنامہ پندار صفحہ ۲ مورخہ یکم مارچ ۲۰۱۵ء)

میں جناب شنکر کیموری کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ وہ اپنے نعتیہ سرمائے میں مزید اضافہ فرماتے رہیں اور انہیں وہ مقام حاصل ہو کہ زمانہ بھلا نہ سکے۔

فرشتو اعمال لکھ رہے ہو تو مجھ پہ اتنا کرم بھی کردو
غلام کا بھی غلام لکھ دو کہیں پہ شنکر کا نام لکھ دو



اظہار خیال

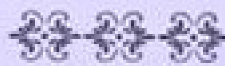
پروفیسر اعجاز علی ارشد
وائس چانسلر، مولانا مظہر الحق
عربی و فارسی یونیورسٹی، پٹنہ

محمد ﷺ کی شخصیت نے تاریخ کے ہر دور میں دنیا کے اہم دانشوروں کو متاثر کیا ہے۔ ان میں اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کے ماننے والے بھی بڑی تعداد میں شریک ہیں۔ نعت گوئی کے حوالے سے بھی دیکھا جائے تو اردو میں ایک اچھی خاصی تعداد غیر مسلم نعت گو شعراء کی ہے۔ دراصل رسول ﷺ کی سیرت کے بیشتر پہلو ایسے ہیں جو اپنی دلکشی کے سبب عام طور پر عالمی برادری کی نگاہوں میں کل بھی پسندیدہ تھے اور آج بھی پسندیدہ ہیں۔ اس لیے ان کا تواتر کے ساتھ بیان ہوتا رہا ہے۔ مگر ایسا بہت کم ہوا ہے کہ عقائد کے اختلافات کے باوجود کوئی غیر مسلم تمام تر تاریخی واقعات پر یقین کرتے ہوئے تلمیحات کے حوالے سے محمد ﷺ کی عظمت اور انفرادیت بیان کرے۔ اس اعتبار سے شنکر کیموری کا نعتیہ کلام منفرد ہے کہ انہوں نے عہد نبوت کی تمام تر روایتوں کو نظر میں رکھ کر اشعار کہے ہیں اور تلمیحات کو محض واقعے کی صورت میں نہیں بلکہ عظمت رسول کی دلیل اور شہادت کے روپ میں دیکھا ہے۔

شنکر کیموری کے نعتیہ کلام کی دو تین اور خوبیوں نے مجھے متاثر کیا۔ ایک تو وہ سلاست اور روانی ہے جو مشق سخن سے زیادہ موزونی طبع اور خلوص اظہار کی مرہون منت ہوتی ہے۔ دوسرے وہ تسلسل فکر جو غزل گوئی کی کثرت کے سبب اردو شاعری میں کمیاب ہے۔ حالانکہ

اس کے سبب کلام خوبصورت بھی ہوتا ہے اور تادیر اثرات کا حامل بھی۔ میں ان دونوں نکات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا مگر فی زمانہ ان کو اردو شاعری کی عوامی مقبولیت کے لیے اہم سمجھتا ہوں۔

آخر میں بس دو جملے اور، ان دنوں ایسا بہت کم ہو رہا ہے کہ کوئی کتاب مجھے بیک نظر پیش لفظ یا مقدمہ لکھنے کی دعوت دے۔ مگر پیش نظر مسودے کے ساتھ کچھ ایسا ہی ہوا۔ ممکن ہے اس کا سبب رسول عربی کے ساتھ شنکر کی عقیدت کے ساتھ ساتھ خود میری بھی عقیدت ہو۔ اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ شنکر کے جذبوں میں صداقت اور طرز اظہار میں لطافت کی کمی نہیں۔ میں مثالیں جان بوجھ کر نہیں دے رہا ہوں چونکہ اس طرح مجھے شنکرؔ کا نصف سے زیادہ کلام نقل کرنا پڑے گا۔ مگر دعا گو ضرور ہوں کہ رسولؐ سے عقیدت شنکرؔ کے لیے پہچان اور میرے لیے مغفرت کا سامان بن جائے۔



عقیدت کے پھول

خاندانِ نبوت کے قدموں میں

شنکر کیموری

حمد

حمد

جلتا سورج چاند ستارے سب کا مالک اللہ ہے
چنچل موجیں دونوں کنارے سب کا مالک اللہ ہے

کالی گھٹائیں مست ہوائیں آتے جاتے یہ موسم
چڑیوں کی آواز سہانی پھول کے گالوں پر شبنم
میری نظر رنگین نظارے سب کا مالک اللہ ہے

مالک ہے وہ اِس دھرتی کا مالک ہے کہساروں کا
کر کے مطالعہ دیکھ چکے ہیں ہم قرآں کے پاروں کا
میرے سپنے خواب تمہارے سب کا مالک اللہ ہے

دل کی دھڑکن سانس کی ڈوری جسم کے اندر لال لہو
ہر ذرہ ہر قطرہ بولے اللہ اللہ ہو
کہتا پربت باہیں پسارے سب کا مالک اللہ ہے

گہرا سمندر زورِ طوفاں بوئے گل اور بادِ صبا
شنکرؔ سب کو کرتے دیکھا اپنے خدا کی حمد و ثنا
راجہ ہو یا ہوں بنجارے سب کا مالک اللہ ہے

نعت

O

باغِ جنت سے حسیں کوئے نبی ہے شنکر
ہر طرف نور کی چادر سی تنی ہے شنکر

یہ زمیں ہو کہ فلک یا کہ ستاروں کی سبھا
صدقے میں شاہ مدینہ کے سجی ہے شنکر

ہم نے سرکار کے روضے پہ جو دولت پائی
جس قدر خرچ ہوئی اتنی بڑھی ہے شنکر

جسم میرا ہے یہاں میں بھی یہاں ہوں لیکن
روح تو میری مدینے میں بسی ہے شنکر

ہم خطا کاروں کے دامن میں امید بخشش
اس شہنشاہ دو عالم سے ملی ہے شنکر

عشق سرکار کا اظہار جو لفظوں میں کیا
لوگ کہتے ہیں یہی نعت نبی ہے شنکرؔ



O

اٹھاؤ ہاتھوں میں جب قلم تم درود لکھ دو سلام لکھ دو
حسیں گلابوں کی پتیوں پر ادب سے آقا کا نام لکھ دو

ہے عرش ان کا مقام لکھ دو نبی کو خیر الانام لکھ دو
جو ان کی سیرت کی بات آئے تو بس خدا کا کلام لکھ دو

وہی شریعت وہی حقیقت جو بات نکلی نبی کے منھ سے
وہ جس کو کہہ دیں حلال لکھ دو، وہ جس کو کہہ دیں حرام لکھ دو

اے کربلا کے حسیں مسافر تمہاری تشنہ لبی کی خاطر
کھڑی ہیں جنت کی ساری حوریں لئے ہیں کوثر کا جام لکھ دو

اے لکھنے والے یہ ہے گذارش کہ ہم ہیں چھوٹے بڑی ہے خواہش
ہماری خاطر بھی شہر طیبہ میں کچھ دنوں کا قیام لکھ دو

فرشتو اعمال لکھ رہے ہو تو مجھ پہ اتنا کرم بھی کر دو
غلام کا بھی غلام لکھ دو کہیں پہ شنکرؔ کا نام لکھ دو



O

چمن میں فصل گل آئے تو طیبہ یاد آتا ہے
صبا خوشبو اُڑا لائے تو طیبہ یاد آتا ہے

کبھی آموں کے اونچے پیڑ پر ساون کی راتوں میں
پپیہا 'پی کہاں' گائے تو طیبہ یاد آتا ہے

لئے ہمراہ اپنے سبز گنبد کا حسیں جلوہ
مدینہ سے کوئی آئے تو طیبہ یاد آتا ہے

چمن میں مسکراتے کھل کھلاتے پھول سے آکر
کوئی تتلی لپٹ جائے تو طیبہ یاد آتا ہے

دل مجبور کو ڈستی ہے شامِ غم کی تنہائی
نبی کی یاد تڑپائے تو طیبہ یاد آتا ہے

فلک پر جب لئے خیرات جلووں کی مہ کامل
زمیں پر نور برسائے تو طیبہ یاد آتا ہے

کبھی نعتِ رسولِؐ پاک کی پُرنور محفل میں
کوئی شنکرؔ کو بلوائے تو طیبہ یاد آتا ہے

O

میرے لبوں پہ ذکر نبی کا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
کعبۂ دل میں ان کا جلوہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

بعدِ خدا بس ان کا رتبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
ذکرِ محمدؐ سب سے پیارا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

دشمنِ آقا کا سر نیچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
نامِ نبی کا پرچم اونچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

روزِ ازل سے روزِ ابد تک آپ کی شہرت ہر جانب
قریہ قریہ آپ کا چرچہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

کوئی چاہے کچھ بھی بولے وہ میرے میں اُن کا ہوں
اپنے نبی سے میرا ناطہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

عشق محمدؐ سے روشن ہے میرے دل کا ہر گوشہ
شمع نبی کا دل پروانہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

زہرؑہ کی عظمت کا لوہا مان لیا ہے دنیا نے
کاغذ پہ لفظوں کا سجدہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

قصر یزیدی کا جو کھنڈر ہے اب بھی لرزتا رہتا ہے
زینب کے خطبوں کا حملہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

کرب و بلا کے سارے زائر من ہی من میں کہتے ہیں
ساحل پہ عباس کا قبضہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

حشر کا سورج شنکرؔ آخر آنکھ دکھائے کیوں مجھ کو
میرے نبی کا مجھ پر سایہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

O

ہو وِردِ زباں ہردم قرآن ضروری ہے
ہر وقت رہے تازہ ایمان ضروری ہے

ذکر شہ بطحا سے خالی نہ کوئی پل ہو
یہ عاشق احمد کی پہچان ضروری ہے

اس عالم فانی سے جانا ہے ہمیں اک دِن
ہو ساتھ میں عقبیٰ کا سامان ضروری ہے

شرمندہ تو رہتا ہوں میں اپنی خطاؤں پر
اللہ مرے تیرا احسان ضروری ہے

مجھ سے تو کبھی تنہا کھایا ہی نہیں جاتا
برکت کے لیے گھر میں مہمان ضروری ہے

میں اور کہاں جاؤں اُس در کے سوا شنکرؔ
میرے لئے نبیوں کا سلطان ضروری ہے



O

وہ فضیلت یا محمدؐ آپ نے پائی کہ بس
آپ کے آتے وہ رحمت کی گھٹا چھائی کہ بس
سارے نبیوں نے بھی کی ایسی پذیرائی کہ بس
یوں شب معراج رب کواُن کی یاد آئی کہ بس
منتظر کل انبیاء تھے مقتدی کے طور پر
وہ امام الانبیاءکی تھی پذیرائی کہ بس
وقت ہے اب بھی چلو دامن نبیؐ کا تھام لو
ورنہ کل محشر میں ہوگی اتنی رسوائی کہ بس
روئے زیبا کی زیارت ہے ہراِک کی آرزو
مضطرب ہیں اس قدر سارے تمنائی کہ بس
بیقراری نے مری پھر دفعتاً پایا قرار
آپ کی یا مصطفےٰؐ کچھ ایسی یاد آئی کہ بس
گنتے گنتے تھک گئیں تاروں کی، نازک انگلیاں
ہیں محمد کے زمیں پہ اتنے شیدائی کہ بس
چاہنے والے نبیؐ کے سب تڑپ کر رہ گئے
بزم میں شنکر نے کی یوں مدحت آرائی کہ بس

❦

O

جہاں کا ستم پر ستم ہورہا ہے
نبیؐ کا کرم پر کرم ہورہا ہے

ابھی تک نہ دیکھا ہے آقا کا روضہ
اسی بات کا مجھ کو غم ہورہا ہے

ذرا ابن آدم کی پرواز دیکھو
فلک آج زیرِ قدم ہورہا ہے

بہت دور ہوں میں درِ مصطفٰےؐ سے
یہی غم خدا کی قسم ہورہا ہے

وہ سر جس کو چوما تھا پیارے نبیؐ نے
وہ سر کربلا میں قلم ہورہا ہے

معطر نہ ہو کیوں بھلا گھر ہمارا
یہاں ذکر شاہِ امم ہورہا ہے

گناہوں کے سارے نشاں دھل رہے ہیں
یہ شنکرؔ کا دامن جو نم ہورہا ہے



O

مدینے کے گل و گلزار چمکے
گلوں کا ذکر کیا ہے خار چمکے

سرِ محشر نبیؐ کو دیکھتے ہی
غلامِ احمدِ مختار چمکے

مرے سرکار جن راہوں سے گذرے
اندھیرے راستے بھی یار چمکے

جو دیکھا گنبدِ خضریٰ کی جانب
نگاہوں میں حسیں مینار چمکے

مرے پیارے نبی سے درس پا کر
گنہ گاروں کے بھی کردار چمکے

بلا لیجئے درِ اقدس پہ آقاؐ
مقدر میرا بھی سرکار چمکے

نبی کے نور کا ہے فیض شنکرؔ
مرے گھر کے در و دیوار چمکے

O

فقط اِک شکل نورانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے
جمالِ حسنِ یزدانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

شبِ معراج حوروں سے کہا جبریل نے دیکھو
مرے آقا کی سلطانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

خدا ہے عرش پر سرکار ہیں میرے مدینے میں
وہی اِک شانِ رحمانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

جو حبِّ مصطفیٰ میں ہر گھڑی سرشار رہتے ہیں
انہیں ہر شئے کی آسانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

جو منکر ہے مرے سرکار کی شانِ رسالت کا
تو پھر اس کو پریشانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

خدایا دونوں تیرے ہیں وہ کعبہ ہو کہ طیبہ ہو
ترے جلوؤں کی تابانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

سرِ محشر بھی اپنے عاصیوں کو بخشوائیں گے
کہ امت کی نگہبانی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

کلام اللہ کا اترا ہے شنکرؔ آسمانوں سے
وہی آیاتِ قرآنی یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے

O

سرکار دوعالم سے جسے پیار نہیں ہے
اللہ کی رحمت کا وہ حقدار نہیں ہے

سرکار کے دربار سا دربار نہیں ہے
دنیا میں تو ایسی کوئی سرکار نہیں ہے

رحمت کے وہاں پھول ہیں بکھرے ہوئے ہر سو
گلزار مدینہ میں کوئی خار نہیں ہے

وہ چاہیں تو ہوجائیں مری مشکلیں آساں
انکے سوا میرا کوئی غمخوار نہیں ہے

وہ دل تو کسی کام کے قابل نہیں یارو
جس دل میں غم احمد مختار نہیں ہے

یاد شہہ بطحیٰ سے منور ہو مرا دل
اسکے سوا کچھ بھی مجھے درکار نہیں ہے

بس دیکھ لے اک بار مدینے کی زمیں کو
شنکر کسی جنت کا طلب گار نہیں ہے



O

رحمت کی بہاروں میں سرکار چمکتے ہیں
جنت کے نظاروں میں سرکار چمکتے ہیں

دریاؤں کے دھاروں میں سرکار چمکتے ہیں
اور چاند ستاروں میں سرکار چمکتے ہیں

جو آیتیں پڑھتا ہوں آتے ہیں نظر آقا
قرآن کے پاروں میں سرکار چمکتے ہیں

داؤد ہوں، یوسف ہوں، عیسیٰ ہوں کہ موسیٰ ہوں
نبیوں کی قطاروں میں سرکار چمکتے ہیں

وہ گنبد خضریٰ ہو یا مسجد نبوی ہو
طیبہ کے نظاروں میں سرکار چمکتے ہیں

مسجد سے موذن جب دیتا ہے اذاں یارو
مسجد کے مناروں میں سرکار چمکتے ہیں

وہ سرور عالم ہیں وہ نور مجسم ہیں
لاکھوں میں ہزاروں میں سرکار چمکتے ہیں

ہر ایک کو دیتا ہے یہ درس محبت کا
شنکر کے وِچاروں میں سرکار چمکتے ہیں



O

بسا ہے گنبدِ خضریٰ نظر میں
نبیؐ کا عشق ہے قلب و جگر میں

انہیں کے نور کا صدقہ ہے عالم
حکومت ہے انہیں کی بحر و بر میں

پرندے پڑھ رہے ہیں ان کا کلمہ
ہے عالم وجد کا ہر اِک شجر میں

مرے سرکار ہیں نورِ مجسم
نبی کا نور ہے شمس و قمر میں

ہر اِک سائل کی جھولی بھر رہے ہیں
مگر فاقہ ہے خود اپنے ہی گھر میں

قیامت پر جسے ایماں ہے شنکرؔ
تجلی آپ کی ہے اُس بشر میں



O

نور کا پیکر اللہ اللہ
روئے منور اللہ اللہ
آمنہ بی کے گھر میں اُترا
ماہِ منور اللہ اللہ
پتھر کے لب بول اٹھے ہیں
شان پیمبر اللہ اللہ
جنت جیسا پیارا پیارا
روضۂ اطہر اللہ اللہ
نعت نبی کی کہہ لیتے ہیں
ہم بھی شنکرؔ اللہ اللہ



O

آپ کی رحمت نے ہر مشکل کو آساں کردیا
آدمی تھا ایک وحشی اس کو انساں کردیا

ہر طرف چھائی ہوئی تھیں کفر کی تاریکیاں
آپ کی آمد نے دنیا میں چراغاں کردیا

آپ کی ہستی تو آقا وہ مجسم نور ہے
جس نے انساں کے مقدر کو درخشاں کردیا

آپ کی چشم کرم کا ہے یہ ادنیٰ معجزہ
جس بیاباں پر نظر ڈالی گلستاں کردیا

آپ نے تو سر کٹا کے کربلا میں اے حسین
اپنے نانا جان کی امت پہ احساں کردیا

سن کے نعت پاک شنکر کہتے ہیں اہل نظر
نعت گوئی نے تری بخشش کا ساماں کردیا



O

نبی نبی ہی بولیئے نبی نبی ہی بولیئے
نبی نبی ہی بولیئے نبی نبی ہی بولیئے
یوں لے کے نام مصطفیٰ زباں پہ شہد گھولیئے
نبی نبی ہی بولیئے نبی نبی ہی بولیئے

جو ان کی مدحتیں کرے اے مومنو ہنر ہے وہ
ملاتی ہے جو خلد سے مدینے کی ڈگر ہے وہ
دکھا دے جو وہ شہر نوردوستو سفر ہے وہ
نبی کی راہ جو چلا ہم اس کے ساتھ ہو لئے
نبی نبی ہی بولیئے نبی نبی ہی بولیئے

مرا نصیب جاگ اُٹھے اگر ہو در پہ حاضری
ہے دو جہاں میں بالیقیں مرے نبی کی سروری
ملے رضائے رب ہمیں کریں جو ان کی پیروی
اب آقا آقا کہتے کہتے بابِ خلد کھولیئے
نبی نبی ہی بولیئے نبی نبی ہی بولیئے

یہ کم نہیں کہ آج اپنے لب پہ ان کی نعت ہے
نبی کا عشق عاشقوں کا حاصلِ حیات ہے
گناہ گاروں کے لیے یہ باعثِ نجات ہے
اسی سبب سے عشق ان کا دل میں ہم سمو لئے
نبی نبی ہی بولیئے نبی نبی ہی بولیئے

نبی کی نعت جب کہیں تو احترام ساتھ ہو
ہر ایک شعر میں نبی کی عظمتوں کی بات ہو
نہیں ہے فکرِ آخرت جو سر پہ ان کا ہاتھ ہو
ہے لازمی کہ شنکرؔ آپ حرف حرف تولیئے
نبی نبی ہی بولیئے نبی نبی ہی بولیئے



O

زباں میلی نہیں ہوتی دہن میلا نہیں ہوتا
نبی کے نام لیوا کا سخن میلا نہیں ہوتا

زکوٰۃ و صدقہ و خیرات دیتے ہیں ہمیشہ جو
بہ فضل رب کبھی بھی اُنکا دھن میلا نہیں ہوتا

جو اپنے نفس امارہ پہ رکھتے ہیں سدا قابو
قسم اللہ کی ہے اُن کا من میلا نہیں ہوتا

خدا کا فضل اور آقا کی رحمت ہوتی ہے جن پر
لحد کی خاک سے اُن کا کفن میلا نہیں ہوتا

معطر رکھتا ہے خود کو جو ہر دم ذکر آقا سے
کبھی اس شخص کے دل کا چمن میلا نہیں ہوتا

یہ نعت مصطفےٰ کا مجھ پہ فیض خاص ہے شنکرؔ
مرے طرزِ سخن کا بانکپن میلا نہیں ہوتا

O

اپنے رب سے ملنے ملانے والے ہیں
میرے آقا عرش پہ جانے والے ہیں

چاند کو ٹکڑے کر کے دکھانے والے ہیں
ڈوبا سورج واپس لانے والے ہیں

رحمت عالم ان کو دنیا کہتی ہے
وہ سب کی تقدیر بنانے والے ہیں

کیا سمجھے بوجہل نبی کی عظمت کو
کنکر کو جو کلمہ پڑھانے والے ہیں

جن کے در سے جھولی سب کی بھرتی ہے
جو کی سوکھی روٹی کھانے والے ہیں

جھوم کے رحمت آج انہیں پر برسے گی
جو آقا کا جشن منانے والے ہیں

دریا نے بھی جن کو دیا رستہ اپنا
وہ میرے آقا کے گھرانے والے ہیں
پیش کریں سب لوگ درودوں کے غنچے
ہم نعت سرکار سنانے والے ہیں

بند نہ کرنا قبر میں میری آنکھوں کو
جلوہ یہاں سرکار دکھانے والے ہیں

دھوپ سے محشر کی کیا ڈرنا ہے شنکر
کملی میں سرکار چھپانے والے ہیں

O

رائی رائی مرے حضُور کی ہے
پائی پائی مرے حضُور کی ہے

ڈوب سکتی نہیں مری کشتی
ناخدائی مرے حضُور کی ہے

مجھ کو کیا خوف ہو بھٹکنے کا
رہنمائی مرے حضُور کی ہے

ان کی قرآن میں بھی ہے مدحت
یہ بڑائی مرے حضور کی ہے

خود خدا ہے حضور والا کا
اور خدائی مرے حضور کی ہے

میرا شاہوں سے کم نہیں رتبہ
یہ عطائی مرے حضور کی ہے

اپنے ہر امتی پہ چشم کرم
دل ربائی مرے حضور کی ہے
اپنی امت بچالی رو رو کر
یہ کمائی مرے حضور کی ہے

ختم تحریر ہو نہیں سکتی
روشنائی مرے حضور کی ہے

چین کس طرح پاؤں اے شنکرؔ
جب جدائی مرے حضور کی ہے

O

ذکر خیر الانام کرتے ہیں
کام یہ صبح و شام کرتے ہیں

ان کی سیرت کو عام کرتے ہیں
بس یہی ایک کام کرتے ہیں

میرے آقا کے اک اشارے پر
پیڑ پودے کلام کرتے ہیں

ہم تو انساں ہیں ان کی عظمت کو
چاند تارے سلام کرتے ہیں

دوست تو دوست ہی ہیں دشمن بھی
آپؐ کا احترام کرتے ہیں

بھیج کر آپ پر درود و سلام
بات اپنی تمام کرتے ہیں

عاشقانِ رسول اے شنکرؔ
زندگی ان کے نام کرتے ہیں



O

رحمتوں کا خزانہ سلامت رہے
مصطفیٰ کا گھرانا سلامت رہے

مدحتوں کا ترانہ سلامت رہے
جذبۂ عاشقانہ سلامت رہے

ان کے ٹکڑوں پہ پلتا ہے سارا جہاں
ان کا یہ آب و دانہ سلامت رہے

دھوپ محشر کی ہم کو جلائے گی کیا
آپ کا شامیانہ سلامت رہے

سجدہ گاہ محبت رہے حشر تک
آپ کا آستانہ سلامت رہے

گلستاں بن گیا ہر صحابی کا دل
آپ کا مسکرانا سلامت رہے

خاک سے سر اٹھایا تو آئی صدا
سجدۂ عاجزانہ سلامت رہے

بے خبر خود سے ہے عشق احمد میں جو
اے خدا وہ دِیوانہ سلامت رہے

دل مدینہ ہو منزل مدینہ بنے
آپ تک آنا جانا سلامت رہے

مل ہی جائے گی شنکر کو تھوڑی جگہ
عاصیوں کا ٹھکانہ سلامت رہے

O

سوچئے صلِ علیٰ اور سوچتے رہ جایئے
سوچئے ان کی عطا اور سوچتے رہ جایئے

ایک پل میں فرش سے عرش بریں تک کا سفر
سوچئے کیسے ہوا اور سوچتے رہ جایئے

ہم گنہگاروں سیہ کاروں پہ ان کی رحمتیں
سوچئے اپنی خطا اور سوچتے رہ جایئے

روضۂ انور کے آگے وہ حضوری کا سماں
سوچئے کیسا لگا اور سوچتے رہ جایئے

بہر امت مغفرت کے واسطے ہر اک نفس
سوچئے ان کی دعا اور سوچتے رہ جایئے

نعت خوانی مصطفیٰ کی اور شنکرؔ کی زباں
سوچئے یہ کیا ہوا اور سوچتے رہ جایئے



O

حق بات جب بھی کوئی انسان بولتا ہے
اس کی زباں سے گویا قرآن بولتا ہے

کس درجہ دل نشیں ہے یہ معجزہ نبی کا
مٹھی میں ان کی کنکر بے جان بولتا ہے

قرآن کو سمجھ کر پڑھنا بھی ہے عبادت
ہر لفظ میں خدا کا فرمان بولتا ہے

کٹ جائے سر تو کیا ہے حق ہو مگر نہ رسوا
یہ بات کربلا کا میدان بولتا ہے

تیری مجال کیا ہے شنکرؔ جو نعت کہہ لے
تیری زباں پہ ان کا فیضان بولتا ہے



O

پکارا محشر میں عاصیوں نے وہ دیکھو سرکار آ رہے ہیں
ہے تیز محشر کی دھوپ لیکن حضور کملی اُڑھا رہے ہیں

سر عقیدت جھکا رہے ہیں وفا کے سجدے لٹا رہے ہیں
نصیب اپنا عروج پر ہے کہ ہم مدینے کو جا رہے ہیں

حلیمہ بی بی کی گود میں ہیں خدا کے محبوب اللہ اللہ
بلائیں لیتی ہیں حوریں آ کر فرشتے جھولا جھلا رہے ہیں

مری تمنا ہے خاک بن کر رہوں میں آقا کی رہگذر میں
ہے خوش نصیبوں میں نام اُن کا جو شہر طیبہ کو جا رہے ہیں

مری حقیقت ہی کیا ہے شنکر کہ نعت سرور سنا سکوں میں
اسے گھٹائے گا کوئی کیسے حضور جس کو بڑھا رہے ہیں

O

الفاظ سے بیان سے خوشبو نہیں گئی
مدحت جو کی زبان سے خوشبو نہیں گئی

لکھا تھا میں نے نام محمدؐ مکان پر
اب تک مرے مکان سے خوشبو نہیں گئی

نقش قدم تھا عرش پہ آقا کا ایک شب
اس دن سے آسمان سے خوشبو نہیں گئی

رحمت لقب حضور مکرم ہیں اس لئے
رحمت کی دو جہان سے خوشبو نہیں گئی

سرکار کے وصال کو برسوں گزر گئے
زہرہ کے خاندان سے خوشبو نہیں گئی

نیزے پہ کی تلاوت قرآں حسین نے
سر کٹ گیا زبان سے خوشبو نہیں گئی

شنکرؔ ترے نبی کے پسینے کا فیض ہے
گلزار و گلستان سے خوشبو نہیں گئی

O

یہ سچ ہے کہ اللہ کا فرمان نہ بدلا جائے گا
چاہو گے بدلنا لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

گر تاج و حکومت تخت ملے ایمان نہ بدلا جائے گا
دنیا کیلئے تو عقبیٰ کا سامان نہ بدلا جائے گا

بھارت کی زمیں پر آج بھی تو خواجہ ہی کا سکہ چلتا ہے
سلطان وہ تھے سلطان وہ ہیں سلطان نہ بدلا جائے گا

جب نام نبی کا لکھ لکھ کر دریا کے حوالے میں نے کیا
اب مرے سفینے کا کوئی سامان نہ بدلا جائے گا

ہم شمع نبی کے پروانے ہیں عشق میں ایسے دیوانے
اب اپنی کہانی کا کوئی عنوان نہ بدلا جائے گا

ہم لوٹ کے اب آنے کو نہیں سرکار کے کوچے میں جا کر
اعلان ہمارا ہے شنکرؔ اعلان نہ بدلا جائے گا



O

پارہ پارہ مرے حضورؐ کا ہے
قرآں سارا مرے حضورؐ کا ہے

چاند ٹکڑوں میں بٹ گیا دیکھو
یہ اشارہ مرے حضورؐ کا ہے

جس نے سنت کا احترام کیا
وہ دلارا مرے حضورؐ کا ہے

اہل دولت کا ہے جہاں سارا
بے سہارا مرے حضورؐ کا ہے

جا کے کہہ دو یہ موجِ دریا سے
یہ کنارہ مرے حضورؐ کا ہے

اور کیا مجھ کو چاہئے شنکرؔ
بس سہارا مرے حضورؐ کا ہے



O

نبیؐ کی دل سے محبت کبھی نہ جائے گی
ہمارے گھر سے یہ دولت کبھی نہ جائے گی

شفیع حشر نبیؐ ہیں تو پھر جہنم میں
رسولؐ پاک کی امت کبھی نہ جائے گی

تنی ہوئی ہے تنی ہی رہے گی حشر میں بھی
سروں سے چادر رحمت کبھی نہ جائے گی

لکھا ہے جب مرے دروازے پر حضور کا نام
تو اس مکان سے شوکت کبھی نہ جائے گی

ہر اک نوالے پہ جس نے پڑھا ہو بسم اللہ
تو اس کے کھانے سے برکت کبھی نہ جائے گی

رچی بسی ہے مری روح میں تو لب سے مرے
رسول پاک کی مدحت کبھی نہ جائے گی

O

جب نعت نبی میں لکھتا ہوں ایمان کی خوشبو آتی ہے
سرکار کی باتیں کرتا ہوں قرآن کی خوشبو آتی ہے

جب عرش بریں پر طیبہ کے سلطان کی خوشبو آتی ہے
کہتی ہیں فرشتوں سے حوریں مہمان کی خوشبو آتی ہے

مدہوش فضائیں ہوتی ہیں اور نور کا ہے دریا بہتا
مسجد کے مناروں سے جس دم فرمان کی خوشبو آتی ہے

رحمت کی بہاریں آ آکر جنت کے پھول لٹاتی ہیں
جب روزہ داروں کے منہ سے رمضان کی خوشبو آتی ہے

جب کوئی بلکتے بچوں کو آغوش میں اپنی لیتا ہو
اس وقت مدینے والے کے فرمان کی خوشبو آتی ہے

محسوس مجھے یہ ہوتا ہے آقا ہیں مرے موجود یہیں
ہر سمت سے عود و عنبر اور لوبان کی خوشبو آتی ہے

جب ذکر نبی کا ہوتا ہے اس وقت اے شنکر کیا کہئے
دل جھوم کے بس رہ جاتا ہے ارمان کی خوشبو آتی ہے

O

بجھا ہوا چراغ دل جلا دیا حضورؐ نے
جمال حق کا آئینہ دکھا دیا حضورؐ نے

یہ پوچھتے ہو مجھ سے کیوں کہ کیا دیا حضورؐ نے
ہے وحشیوں کو آدمی بنا دیا حضورؐ نے

ہر ایک نقش ماسوا مٹا دیا حضورؐ نے
خدائے ذوالجلال کا پتہ دیا حضورؐ نے

ہمیں مقام معرفت بتا دیا حضورؐ نے
جو عاصیوں کا مرتبہ بڑھا دیا حضورؐ نے

ہم آج چاند پر پہنچ کے خوش ہیں کس قدر مگر
دو پارہ کر کے چاند کو دکھا دیا حضورؐ نے

ہماری زندگی میں کیا حلال کیا حرام ہے
دکھا دیا، سنا دیا، بتا دیا حضورؐ نے

ہر اک طرف تھی تیرگی ہر اک طرف تھیں ظلمتیں
جب آئے تو جہاں کو جگمگا دیا حضورؐ نے

سنا رہا ہے شنکرؔ آج نعت ان کی شوق سے
اسے بھی آج ایسا حوصلہ دیا حضورؐ نے



پڑھوں جو نعت نبی تو زبان خوشبو دے
نبی کے نام سے دل کا مکان خوشبو دے

اگر ہو تذکرہ معراج مصطفٰے کا کہیں
زمیں کی بات ہے کیا آسمان خوشبو دے

نبی کا ذکر کریں منبروں سے کچھ ایسے
کہ منہ سے پھول جھڑیں اور بیان خوشبو دے

نبی کی مدح کروں جب بھی میں عقیدت سے
مرے خیال کی ہر اک اڑان خوشبو دے

مری، کمائی میں یارب مہک ہو برکت کی
کہ جس کو کھا کے مرا خاندان خوشبو دے

ہمارے خواجہ کا جاری ہے فیض کچھ ایسا
جہاں میں آج بھی ہندوستان خوشبو دے

نبیؐ کے جسم کی خوشبو تو معجزہ ہے ہی
ہے معجزہ کہ قدم کا نشان خوشبو دے

بروز حشر صلہ پائیں ہم محبت کا
ہو سایہ کملی کا اورسائبان خوشبو دے

یہی تمنا ہے شنکرؔ کی اے خدائے پاک
فضائے دل میں بلالی اذان خوشبو دے

O

جنتی کون ہے یہ سوال آگیا
لب پہ آقا کے نامِ بلال آگیا

دل میں عشق نبی کا خیال آگیا
یہ وہ شیشہ نہیں جس میں بال آگیا

اب اذاں کون دے گا سوال آگیا
تب نبی کو خیال بلال آگیا

منتظر جس کی ساری خدائی رہی
آمنہ بی کے گھر میں وہ لعل آگیا

ان کی رحمت ہوئی سر پہ سایہ فگن
حشر میں جب خدا کو جلال آگیا

چاند توحید کا جلوہ گر جب ہوا
اہل باطل کے سر پر زوال آگیا

یوں لگا بادشاہی مجھے مل گئی
یا نبی آپ کا جب خیال آگیا

یہ ہنر دیکھ کر لوگ حیرت میں ہیں
فن میں شنکرؔ کے کیسے کمال آگیا

O

تشنہ لب پر جو آقا کا نام آگیا
میرے ہاتھوں میں کوثر کا جام آگیا

ہے تمنا کہ محشر میں کہدے خدا
میرے محبوب کا یہ غلام آگیا

ان کے روضے کی تصویر دیکھی جہاں
میرے لب پر درود وسلام آگیا

قبر میں جب فرشتوں نے دیکھا مجھے
کہہ اُٹھے یہ نبی کا غلام آگیا

جان شنکرؔ نے دی عشق سرکار میں
آم کا آم گٹھلی کا دام آگیا



O

میں یہ نہیں کہتا کہ خزینہ مجھے دیدو
تم سارا جہاں لے لو مدینہ مجھے دے دو

تم شوق سے ہر قطرہ لہو کا مرے لے لو
بدلے میں محمد کا پسینہ مجھے دے دو

ہر سال مری عمر کا تم چاہو تو لے لو
طیبہ میں جو گذرے وہ مہینہ مجھے دے دو

لا کر در سرکار سے طیبہ کے مسافر
اک نام محمد کا نگینہ مجھے دے دو

جانا ہے مجھے روضۂ سرکار پہ شنکرؔ
جانے کے لئے کوئی سفینہ مجھے دے دو



O

یہ عشق نبی کے سبب جا رہا ہے
مسافر جو سوئے عرب جا رہا ہے

درِ سرورِ دیں کی چوکھٹ کو چھونے
بنا کر وضو با ادب جا رہا ہے

برس جائیں رحمت کی چھائی گھٹائیں
مدینہ کوئی تشنہ لب جا رہا ہے

تمنا تو جانے کی تھی کب سے دل میں
بلایا ہے آقا نے تب جا رہا ہے

اے شنکرؔ کبھی تو نے سوچا ہے یہ بھی
کہ جانا تھا کب اور کب جا رہا ہے



O

آ جاؤ میرے ساتھ سفینے میں دوستو
ملتی ہے زندگانی مدینے میں دوستو

خوشبو سمٹ کے آ گئی سارے جہان کی
سرکار دو جہاں کے پسینے میں دوستو

آنکھوں میں میری گنبد خضرا کا عکس ہے
اور الفت رسول ہے سینے میں دوستو

آئے گا لطف ہم کو بھی میدان حشر میں
کوثر کا جام ہونٹوں سے پینے میں دوستو

دنیا کا مال و زر نہیں شنکرؔ کی مانیئے
عشق رسول رکھئے خزینے میں دوستو



O

مجھ کو الفت ہے اس پسینے سے
مانگ کر لائے ہیں مدینے سے

رکھ لو عشق رسول کو دل میں
زندہ رہنا ہے گر قرینے سے

اپنے آقا سے دور ہو جائیں
موت بہتر ہے ایسے جینے سے

مجھ کو بھی کچھ عطا ہو اے آقا
آپ کے قیمتی خزینے سے

آرزو ہے لگا ئیں شنکرؔ کو
سرور دین اپنے سینے سے



O

ان کو کوثر چاہئے اور ان کو جنت چاہئے
اور مجھ کو بس مرے آقا کی الفت چاہئے

سیم وزر تاج وحکومت اور نہ شہرت چاہیے
ساقئ کوثر کی بس چشم عنایت چاہیے

کون کہتا ہے کہ مجھکو مال و دولت چاہئے
ان کی چوکھٹ تک پہنچ جانے کی صورت چاہئے

بولے ملک الموت روح پاک تو لے لوں مگر
آپ کی سرکار بس مجھ کو اجازت چاہئے

نار دوزخ سے اگر بچنا ہے تم کو عاصیو!
بانئ اسلام سے سچی عقیدت چاہئے

نعت گوئی کا شرف قسمت سے شنکرؔ مل گیا
کب اسے مال وزر و تاج و حکومت چاہئے

O

آئے نبی تو لات و ہُبل کو گرادیا
کعبے کے در سے کفر کا نقشہ مٹا دیا

یہ معجزہ تو دیکھئے میرے حضور کا
بے جان کنکری سے بھی کلمہ پڑھا دیا

آپس میں پیار کرنے کی تعلیم دی ہمیں
انسانیت کا آپ نے رتبہ بڑھا دیا

پیڑوں کو دی صدا تو چلے آئے دوڑ کر
یہ معجزہ بھی میرے نبی نے دکھا دیا

میرے نبی کی مجھ پہ نوازش تو دیکھئے
شنکر کو نعت کہنے کا یہ حوصلہ دیا

O

سارے فرشتے ہونگے وہاں دنگ دیکھنا
محشر میں مصطفیٰ کا مرے رنگ دیکھنا

محشر میں منکروں کا برا ڈھنگ دیکھنا
رحمت وہاں رہے گی مرے سنگ دیکھنا

تربت ہے نیک بندوں کی جنت بنی ہوئی

مرقد گناہگاروں کی ہے تنگ دیکھنا

ہوں گے یزیدی دھول میں لپٹے ہوئے وہاں

جامہ حسینیوں کا بھی خوش رنگ دیکھنا

شنکرؔ درود جو بھی پڑھے گا حضورؐ پر

خوشبو سے اس کا مہکے گا ہر انگ دیکھنا

O

یہ مدحت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
سعادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

مرے لب پہ نعت محمد کا آنا
عبادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

قمر ٹکڑے کرنا کہ سورج پھرانا
حکومت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

ہر اک لمحہ امت کی خاطر دعائیں
محبت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

پڑھے دست بوجہل میں کلمہ کنکر
شہادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

دعائیں جو فرمائیں دشمن کے حق میں
یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

وجود ان کا ہم عاصیوں کے سروں پر
اگر چھت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

وہ اقصیٰ کی مسجد میں نبیوں کے آگے
امامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

یہ نعتیں جو پڑھتا ہے محفل میں شنکرؔ
عقیدت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

O

درد آج رہ رہ کے اٹھ رہا ہے سینے میں
میں جہاں رہوں لیکن دل رہے مدینے میں

خوشبوئیں جو آتی ہیں اعتراف کرتی ہیں
میں نہا کے آئی ہوں آپؐ کے پسینے میں

اسکو موج دریا کا کوئی غم نہیں ہوتا
مل گئی جگہ جس کو آپ کے سفینے میں

یہ بھی ان کی رحمت ہے یہ بھی ہے کرم ان کا
کچھ چمک جو باقی ہے دل کے اس نگینے میں

چھوڑ کے نہ جاؤ تم لے لو ساتھ شنکر کو
یہ بھی طیبہ جائے گا حج کے اس مہینے میں



O

صاحب جود و کرم شاہ امم ہادئ دیں
آپ سا کوئی نہیں آپ سا کوئی نہیں

یوں تو یوسف بھی حسینوں میں گنے جاتے ہیں
ماہ کنعاں بھی محبت سے کہے جاتے ہیں
جس پہ اللہ فدا ہے وہ نبی کی ہے جبیں
آپ سا کوئی نہیں

دیکھئے چشم کرم سے مرے سرکار مجھے
در اقدس پہ بلا لیجئے اک بار مجھے
دیکھ لوں میں بھی مدینہ اے مدینے کے مکیں
آپ سا کوئی نہیں

جن وانسان فرشتے بھی یہی کہتے ہیں
جس کی آغوش میں محبوبِ خدا رہتے ہیں
کیوں نہ افضل ہو فلک سے بھی وہ طیبہ کی زمیں
آپ سا کوئی نہیں

چاند تاروں کی ضیائیں بھی یہی کہتی ہیں
نور میں ڈوبی فضائیں بھی یہی کہتی ہیں
مل نہیں سکتی مثال ایسی زمانے میں کہیں
آپ سا کوئی نہیں

اپنے شنکر کو بلا لیجئے سرکار کبھی
اس درِ پاک پہ رہتی ہے نظر اس کی بھی
جہاں پیشانی رگڑتے رہے جبریلِ امیں
آپ سا کوئی نہیں

O

میرے آقا کا یہ فرمان بہت پیارا ہے
جو ہے سچا وہی انسان بہت پیارا ہے

پنجتن پاک کی خوشبو ہے زمانے بھر میں
شاہ طیبہ کا گلستان بہت پیارا ہے

گود میں لے کے حلیمہ نے یہی فرمایا
رحل پر بولتا قرآن بہت پیارا ہے

روزِ محشر جو نگہبانی کرے گا سب کی
کملی والا وہ نگہبان بہت پیارا ہے

آپؐ نے لاج بچالی ہے گنہگاروں کی
ساری امت پہ یہ احسان بہت پیارا ہے

رب نے فرمایا فرشتوں سے یہ معراج کی شب
آنے والا مرا مہمان بہت پیارا ہے

اترے ہیں یوں تو بہت سارے صحیفے لیکن
آپ نے لایا جو قرآن بہت پیارا ہے

تیرے ہونٹوں پہ جو مدحت ہے نبی کی شنکرؔ
تیری بخشش کا یہ سامان بہت پیارا ہے



O

اس شہر مدینہ کی ہر شام نرالی ہے
مسجد کی فضاؤں میں آواز بلالی ہے

کشکول لئے دیکھا سرکار کے کوچے میں
ہو شاہ و گدا کوئی ہر شخص سوالی ہے

محبوب خدا کیجئے مفلس پہ کرم اب کے
کب سے ہوں کھڑا در پہ دامن مرا خالی ہے

بس نعت نبی پڑھ کر سرکار کی خدمت میں
بخشش کے لئے میں نے اک راہ نکالی ہے

شنکر کے جنازے پر رکھ دینا محبت سے
وہ خاک مدینے کی قسمت سے جو پالی ہے



O

دل سے نہ پوچھو کیسی خوشی ہوئی ہے
در نبی سے جڑا ہوں جب سے عجیب دولت ملی ہوئی ہے

بھٹک رہے تھے جو تیرگی میں انہیں ملا ہے نشان منزل
لیا جو نقش قدم کا بوسہ تو معتبر زندگی ہوئی ہے

ملی جو دولت مدینے جا کر قسم خدا کی ہے بات سچ یہ
بھرا ہی رہتا ہے میرا دامن کبھی نہ کوئی کمی ہوئی ہے

جو وہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا انہیں سے قائم ہے سارا عالم
وہ آ گئے جو رسول بن کر تو زندگی زندگی ہوئی ہے

لکھی ہے نعت نبی جو میں نے تو میرا رتبہ بڑھا ہے شنکرؔ
اسی کے صدقے ملی ہے شہرت اسی سے یہ شاعری ہوئی ہے

O

جو کرتا ہوں میں نعت خوانی نبی کی
کرم رب کا ہے مہربانی نبی کی

مرے دل میں ہے عشق شاہ دو عالم
مرے لب پہ ہے مدح خوانی نبی کی

دعائیں لبوں پر تھیں امت کی خاطر
اسی میں کٹی زندگانی نبی کی

مری آنکھیں بھر آئیں یاد نبی میں
سنائی جو ماں نے کہانی نبی کی

انہی کی حکومت ہے دونوں جہاں پر
ہے طیبہ نگر راجدھانی نبی کی

میں آل نبی کو بہت چاہتا ہوں
بہت محترم ہے نشانی نبی کی

بلاشک ہے اس کا مقدر جہنم
کہ جس نے نہیں بات مانی نبی کی

بتایا ہے شق القمر نے جہاں کو
فلک پر بھی ہے حکمرانی نبی کی

کریں غیب دانی پہ ہم بحث کیوں کر
ہے رب کی عطا غیب دانی نبی کی

وہ طائف کے لوگوں کا برسانا پتھر
لہو میں ہے ڈوبی کہانی نبی کی

تو نعت نبی کہہ رہا ہے جو شنکرؔ
ترے دل میں ہے قدردانی نبی کی

O

مہر و مہ کیا ہیں جو آپ کی ذات ہے
نور ہی نور کی آج برسات ہے

آپ کون و مکاں کے سبب مصطفٰے
سرورِ دیں، محبوبِ رب مصطفٰے

آپ کے ذکر کی یہ حسیں رات ہے
نور ہی نور کی آج برسات ہے

علم و حکمت بھرا آپ کا ہر بیاں
آپ کی ذات کا کوئی ثانی کہاں

لاج امت کی بس آپ کے ہات ہے
نور ہی نور کی آج برسات ہے

افضل الانبیاء آپ صلی علی
پاک قرآن میں کہہ رہا ہے خدا

نعت شنکرؔ کی ہے اور حسیں رات ہے
نور ہی نور کی آج برسات ہے



O

حال دل اپنا سنانے آئے ہیں
زخم آقا کو دکھانے آئے ہیں

خاکِ طیبہ کو ادب سے چوم کر
اپنی آنکھوں سے لگانے آئے ہیں

آپ کے در پر شہِ ابرار ہم
اپنی آنکھوں کو بچھانے آئے ہیں

پھول رحمت کا عطا کر دیجئے
دل کو ہم اپنے سجانے آئے ہیں

آپ کے قدموں میں مشکرؔ یا نبیؐ
جان و دل اپنا لٹانے آئے ہیں



O

نعت نبی کو ہم نے وظیفہ بنا لیا
برکت سے اِس کی ہم نے خدا کو بھی پالیا

ہم کو سکون مل گیا اور دِل کا چین بھی
فرقت میں جب رسول کی آنسو بہا لیا

جا کر در رسول پہ رحمت کی چھاؤں میں
سوئے ہوئے نصیب کو ہم نے جگا لیا

رہتے ہیں میرے دل میں وہ سردار انبیاء
سینے میں اپنے ہم نے مدینہ بسا لیا

ہم تو گناہ گار ہیں ان کا ہے یہ کرم
رحمت کی چادروں میں خطا کو چھپا لیا

قربان اس پہ جان مری زندگی نثار
شنکر کو رسوا ہونے سے جس نے بچا لیا



O

اب دل میں کوئی درد نہ رنج و الم رہا
ایسا خدا کا فضل نبی کا کرم رہا

طوفان کتنے آئے اور آکر گذر گئے
محفوظ آندھیوں سے چراغ حرم رہا

بارش ہوئی مدینے میں رحمت کی اس طرح
یہ سائبان دل مرا ہروقت نم رہا

نظروں سے اپنی روضۂ اطہر کو دیکھتے
ارماں ہمیشہ دل میں یہ شاہ امم رہا

بخشا ہے رب نے آپ کو وہ رتبۂ عظیم
شاہوں کا سر بھی آپ کی چوکھٹ پہ خم رہا

شنکرؔ کو آقا در پہ کبھی تو بلائیے
طیبہ نہ دیکھا اس نے یہی دل کو غم رہا



O

غلام مصطفیٰ بن کر جو اس دنیا سے جائیں گے
پئیں گے جام کوثر اور جگہ جنت میں پائیں گے

کوئی سرکار کے جیسا نہ آیا ہے نہ آئے گا
ہم اپنی نعت میں یہ سچ زمانے کو بتائیں گے

سنا ہے بارش رحمت وہاں دن رات ہوتی ہے
اسی کوچے میں جا کر ہم کہیں پر گھر بنائیں گے

ارادہ کرلیا ہم نے یہ اب بدلا نہ جائے گا
مدینہ جا رہے ہیں ہم تو پھر واپس نہ آئیں گے

منور کر کے دل کو سورۂ رحمٰن سے شنکرؔ
درود مصطفیٰ سے اپنے ہونٹوں کو سجائیں گے

O

غم نبی کی بدولت کبھی نہ آئے گی
ہمارے پاس مصیبت کبھی نہ آئے گی

ہمارادل کبھی غافل نبی کی یاد سے ہو
خدا گواہ وہ ساعت کبھی نہ آئے گی

رسول پاک کی جو عظمتوں کا منکر ہے
تو اس کے حصے میں جنت کبھی نہ آئے گی

درود پاک نہ قرآن کی تلاوت ہو
تو اس مکان میں برکت کبھی نہ آئے گی

مدینے والے نے اتنا دیا مجھے شکر
مری زباں پہ شکایت کبھی نہ آئے گی

O

پیام حق کو سنانے کوئی نہ آئے گا
نبی کا فرض نبھانے کوئی نہ آئے گا

یقیں کی راہ دکھانے کوئی نہ آئے گا
خدا سے ہم کو ملانے کوئی نہ آئے گا

لگا نے غم کو ٹھکانے کوئی نہ آئے گا
یتیم کو بھی ہنسانے کوئی نہ آئے گا

جو حق تھا جس کا اسے دیدیا محمدؐ نے
اب ایسا دینے دلانے کوئی نہ آئے گا

وہ جس کو سنتے ہی آنسو چھلک پڑے شنکرؔ
اب ایسی نعت سنانے کوئی نہ آئے گا

O

شجر شجر حضور ہیں حجر حجر حضور ہیں
جدھر جدھر بھی دیکھئے اُدھر اُدھر حضور ہیں

یہ مرتبے، فضیلتیں، حضور کی یہ عظمتیں
ہے زیر زیر بولہب زبر زبر حضور ہیں

یہ مانا ہم سے دور ہیں وہ داخل شعور ہیں
نگاہِ دل سے دیکھئے نظر نظر حضور ہیں

ہر ایک کے حبیب وہ کچھ اتنے ہیں قریب وہ
ہیں قلب قلب میں وہی جگر جگر حضور ہیں

ہے نور ذات آپ کی تو رہتی کیسے تیرگی
اُدھر اُدھر ہے روشنی جدھر جدھر حضور ہیں

یہ نعتِ شنکرؔ حزیں قبول ہو گی بالیقیں
ہیں چاند میں وہ جلوہ گر، سحر سحر حضور ہیں

O

سر حشر ہے ان کا نور آگے آگے
کہ پیچھے ہے اُمت حضور آگے آگے

اٹھی کنکروں سے صدا یا نبی کی
پڑھے جن کا کلمہ کھجور آگے آگے

وہ ایمان لے آئے آخر نبی پر
جو پھیلا رہے تھے فتور آگے آگے

بظاہر تو آئے ہیں وہ سب سے پیچھے
ہوا لیکن ان کا ظہور آگے آگے

فن نعت گوئی میں ان کے کرم سے
یہ شنکرؔ بھی ہوگا ضرور آگے آگے



O

ہر طرف پھیلا اُجالا روشنی اچھی لگی
میرے آقا آپ کی جلوہ گری اچھی لگی

جب کھلی شانوں پہ وہ زلف نبی اچھی لگی
خالق کونین کو یہ دلکشی اچھی لگی

یہ کھجوروں کی چٹائی دیکھ کر شاہ امم
خاکساری آپ کی غیروں کو بھی اچھی لگی

روضۂ سرکار پر رحمت کی پھیلی چھاؤں میں
جو گذار آئے ہیں بس وہ زندگی اچھی لگی

رحمت اللعالمیں بھیجا بنا کر اس لیے
خود خدا کو بھی یہ سیرت آپ کی اچھی لگی

آ گئی بوئے وفا ہر لفظ میں ہر شعر میں
اس لیے شنکرؔ ہمیں یہ شاعری اچھی لگی



O

جب سے سُنی ہے میں نے حبیب خدا کی بات
دل میں اتر گئی ہے مرے مصطفیٰ کی بات

خوشبو اڑا کے لائی شہر رسول سے
پھولوں سے ہو رہی ہے جو بادِ صبا کی بات

چہرے یزیدیوں کے سیاہی میں کھو گئے
محفل میں چل رہی تھی شہ کربلا کی بات

اک ہاتھ سے اکھاڑا تھا خیبر کا در کبھی
ہے بے مثال اب بھی علی مرتضیٰ کی بات

آئے حدیبیہ میں یہ انصار سوچ کر
سرکار سے کرینگے وہ عہد وفا کی بات

شنکر کا دل بھی نور سے پرنور ہو گیا
کرنے لگا ہے جب سے شہ انبیاء کی بات

O

حضور ختم رسل فخر انبیاء کے سوا
ہمارا کون ہے محبوب کبریا کے سوا

بروز حشر مری لاج کون رکھے گا
کرے گا کون مری مغفرت خدا کے سوا

یہ بارگاہ نبی میں قبول ہوجائے
ہمارے پاس نہیں اور کچھ وفا کے سوا

ہیں تیز آندھیاں گرداب میں سفینہ ہے
کوئی بچائے گا کیا میرے ناخدا کے سوا

میں اپنی آنکھوں سے دیکھوں مدینہ اے شنکر
میں مانگتا نہیں کچھ اور اِس دعا کے سوا



O

وہیں پہ عمر کا حصہ تمام ہوجائے
زہے نصیب مدینہ مقام ہوجائے

یہی صدا مرے دل سے نکلتی ہے ہر دم
رہوں جو دور تو جینا حرام ہوجائے

اُسے جہاں کی کوئی شئے ڈرا نہیں سکتی
جودل سے میرے نبی کا غلام ہوجائے

میں خود کو سب سے بڑا خوش نصیب سمجھونگا
قبول گر یہ درود وسلام ہوجائے

خدایا تجھ سے یہی التجا ہے شنکر کی
مدینہ جانے کا کچھ انتظام ہوجائے



O

بس ایک آرزو ہے دل بیقرار میں
آئے اگر قضا تو نبی کے دیار میں

عرش بریں سے آئے ہیں لینے کو جبرئیل
مشتاق کس قدر ہے خدا عشق یار میں

سینے میں جس کے عشق شہ انبیا نہیں
گرنا ہے اس کو ذلت وخواری کے غار میں

کرتا ہوں اپنے مرنے کی اس واسطے دعا
آقا کو دیکھ لوں گا میں اپنے مزار میں

ہو کیوں نہ مشکبار فضا کائنات کی
خوشبو مرے نبیؐ کی بسی ہے بہار میں

نعت رسول پاک کا شنکرؔ یہ فیض ہے
ورنہ یہ میری ذات بھلا کس شمار میں

O

لب پہ ہو ذکرِ نبیؐ سینے میں قرآن رہے
آخری وقت سلامت مرا ایمان رہے

جاری انکا جو مرے حال پہ فیضان رہے
چاہے جیسی بھی ہو مشکل مری آسان رہے

آپ نے امن و مساوات کا پیغام دیا
کیوں زمانہ پہ نہ سرکار کا احسان رہے

آپ کی یاد میں مصروف رہوں ہر لمحہ
آپکی ذات پہ قربان مری جان رہے

صبر اور شکر کو اپنا لیا جس نے دل سے
ایسا انسان کبھی نہ پریشان رہے

آدمی کوئی کسی کو نہ ستائے شنکرؔ
ہر گھڑی پیش نظر رب کا یہ فرمان رہے

O

حسن مجسم نور کا پیکر اللہ اللہ اللہ اللہ
میرے نبی کا روئے منور اللہ اللہ اللہ

آئے جہاں میں لاکھوں پیمبر اللہ اللہ اللہ اللہ
کون ہے لیکن آپ کا ہمسر اللہ اللہ اللہ اللہ

شان نبوت شان رسالت شان امامت شان شجاعت
سب یکجا ہے آپ کے اندر اللہ اللہ اللہ اللہ

تشنہ لبی کا حشر میں کیا غم ساقی ہیں جب رحمت عالم
انا اعطینک الکوثر اللہ اللہ اللہ

چاند کو ٹکڑے کر کے دکھایا، کنکریوں سے کلمہ پڑھایا
معجزے یہ اللہ اکبر اللہ اللہ اللہ

کون کرے سرکار کی مدحت ہے بس اللہ کی رحمت
نعت محمد اور یہ شنکر اللہ اللہ اللہ



O

چمن چمن کلی کلی
ڈگر ڈگر گلی گلی
ہوائے جانفزا چلی
مٹی سبھوں کی بے کلی
جو شمع نور کی جلی
دلوں میں آرزو پلی

فضا ہوئی بھلی بھلی
نبی نبی نبی نبی

شجر شجر حجر حجر
ستارے شمس اور قمر
ہر ایک دل ہر اک نظر
نبی کی شان دیکھ کر
پکار اٹھا ہر اک بشر
یہ کون آ گیا ادھر

یہ کہہ اٹھی کلی کلی
نبی نبی نبی

زمین ہو کہ آسماں
وہ چاند ہو کہ کہکشاں
بہار ہو کہ ہو خزاں
مکین ہو کہ ہو مکاں
یہاں وہاں جہاں تہاں
وہی ہیں ہر جگہ عیاں

یہ چرچا ہے گلی گلی
نبی نبی نبی

نبیؐ پاک مصطفٰے
لقب ہے جن کا مجتبیٰ
حسین پیکر وفا
ہے کون ان سا دوسرا
ہیں دین حق کے رہنما
خدا بھی جن پہ ہے فدا

یہی نبی ہیں آخری
نبی نبی نبی نبی

جہان کارزار میں
عرب کے ریگزار میں
رہے حرا کے غار میں
اکیلے تھے ہزار میں
ہر ایک رہگزار میں
ہوں پھول میں کہ خار میں

ہے جنکی ہر ادا بھلی
نبی نبی نبی نبی

حبیب پاک کبریا

جو ہیں امامِ انبیا

کرم ہو مجھ پہ آپ کا

ہے صبح شام یہ دعا

ہے دل سے شکر آپ کا

جدھر سے گزرے مصطفٰے

مہک اٹھی گلی گلی

نبی نبی نبی نبی



O

ملیں گے ہم کو طیبہ میں وہ شاہِ ہاشمی چلئے
سنور جائے گی پل بھر میں ہماری زندگی چلئے

مدینے میں ملے گی ذہن کو آسودگی چلئے
وہاں چھٹکی ہوئی ہے رحمتوں کی چاندنی چلئے

وہیں پر دور ہوگی دل کی ساری بے کلی چلئے
ہمیں آواز دیتی ہے مدینے کی گلی چلئے

یہ سوچا تھا نبیؐ کے شہر طیبہ میں کبھی چلئے
مگر دل نے کہا میرے کبھی کیوں بس ابھی چلئے

وہاں آرام فرما ہیں ہمارے ساقیٔ کوثر
وہیں جاکر بجھے گی جان و دل کی تشنگی چلئے

سفر اس سے مبارک اور کوئی ہو نہیں سکتا
خدا کی حمد اور کرتے ہوئے ذکر نبی چلئے

ہجومِ رنج و غم سے کیوں پریشاں آپ ہیں شنکرؔ
مدینے میں کھلے گی دل کی مرجھائی کلی چلئے

O

امت کی اپنے دل میں محبت لئے ہوئے
آقا ہیں سر پہ تاجِ شفاعت لئے ہوئے

تشریف لائے شہر میں غارِ حرا سے آپ
قرآن اور قرآن کی آیت لئے ہوئے

آئے ہیں آج دیکھئے بی آمنہ کے گھر
سارے جہان کی وہ امامت لئے ہوئے

احسان کیسے بھولینگے ہم آپ کا حضورؐ
معراج میں گئے غم امت لئے ہوئے

شنکرؔ کی اے حضور خطائیں معاف ہوں
آیا ہے در پہ اشک ندامت لئے ہوئے



O

فرش زمیں سے عرش بریں تک مچ گیا شورے شور
نبی جی آئے بھورے بھور، نبی جی آئے بھورے بھور

مکے میں جب بچّہ لینے آئیں حلیمہ دائی
کوئی بچّہ جب نہ ملا تو دل کی کلی مرجھائی
آمنہ بولیں دائی حلیمہ لے لو للنا مور
نبی جی آئے بھورے بھور، نبی جی آئے بھورے بھور

حور و غلماں کھڑے رہے سب باندھے ہاتھ ادب سے
فرش زمیں نے رتبہ پایا عرش بریں کے رب سے
چمکا چاند نبوت کا اُجیارا ہے چہو اور
نبی جی آئے بھورے بھور، نبی جی آئے بھورے بھور

چم چم چم چم پربت چمکے اور دھرتی مسکائے
حورو ملائک دینے بدھائی فرش زمیں پر آئے
رحمت کی چھائی ہے ہرسو کیسی گھٹا گھنگھور
نبی جی آئے بھورے بھور، نبی جی آئے بھورے بھور

نعت نبی سے من میں ہوا ہے یہ کیسا اجیارا
جیسے ٹوٹی پھوٹی نیا پاوے کوئی کنارا
نعت نبی سے چمک گئی شنکرؔ قسمتیا تور
نبی جی آئے بھورے بھور، نبی جی آئے بھورے بھور



O

خاتم المرسلیں آگئے
شاہِ دنیا و دیں آگئے
تم کو مژدہ ہو اے غم زدو
رحمت عالمیں آگئے
منتظر جن کا تھا یہ جہاں
وہ نبی بالیقیں آگئے
آمنہ بی کی آغوش میں
جو ہیں سب سے حسیں آگئے
لے کے قرآن کو آپؐ تک
جبرئیلِ امیں آگئے
وہم کی تیرگی مٹ گئی
لے کے شمع یقیں آگئے
کوئی بھی شنکر اس دہر میں
جن کا ثانی نہیں آگئے

O

یہ دل آپ کا ہے یہ جاں آپ کی ہے
ہراک شئے مرے مہرباں آپ کی ہے

زمانہ فضیلت یہ دیکھے نبی کی
خدا بولتا ہے زباں آپ کی ہے

یہ گلشن یہ صحرا فلک ماہ وانجم
یہ ہر شئے کسی کی کہاں، آپ کی ہے

یہ مکہ یہ طیبہ یہ ہجرت یہ سیرت
زباں ہے مری داستاں آپ کی ہے



O

آپ کے در پہ آؤں میں
آپ کی نعت سناؤں میں

جاؤں تو کیوں آؤں میں
خاک وہیں بن جاؤں میں

آقا آقا کہتے کہتے
کاش وہیں مر جاؤں میں

جالی روضے کی چوموں تو
آئینہ بن جاؤں میں

بن کر حاجی جو بھی آئیں
ان کے پاؤں دباؤں میں

حشر کے دن اپنے آقا سے
جامِ کوثر پاؤں میں

شہرِ نبی میں بن کے بھکاری
آپ کا صدقہ پاؤں میں

کاش کے شنکر اپنے نبیؐ کا
دیوانہ کہلاؤں میں



O

سیم وزر، دولت، نہ کوئی مرتبہ لے جائے گا
خلد میں ہم کو نبیؐ کا واسطہ لے جائے گا

کیوں کسی کو ڈھونڈتے ہو رہنمائی کے لئے
تم کو منزل پر نبیؐ کا نقش پا لے جائے گا

ہر مرض سے ہے یقیں مل جائے گی اس کو نجات
جو نبی کے شہر سے خاکِ شفا لے جائے گا

نیک و بد اعمال اس کے ساتھ ہوں گے دوستو
جانے والا اس جہاں سے اور کیا لے جائے گا

حکمِ رب، حکم نبیؐ پر ہم کو چلنا چاہیئے
خلد میں ہم کو یہی اک راستہ لے جائے گا

ہے عقیدت مند شنکرؔ جو بھی اہلِ بیت کا
اک نہ اک دن خود کو سوئے کربلا لے جائے گا



O

بخشش نہ ہوگی احمدِ مختار کے بغیر
امت کے آقا نبیوں کے سردار کے بغیر

میرا جو فیصلہ ہے تو رضوان جان لے
جنت نہ لوں گا آقا کے دیدار کے بغیر

فضلِ خدا کے ساتھ نبیؐ کا کرم جو ہو
ساحل سے ناؤ لگتی ہے پتوار کے بغیر

جب تک یہ میری جان رہے میرے جسم میں
اک پل نہ گزرے رحمتِ سرکار کے بغیر

پورا نہ ہوگا دینِ پیمبر کا تذکرہ
صدیق، عمر، غنی و علی چار کے بغیر

شنکر یہ میری روح نہ پرواز کر سکے
عشقِ رسولِ پاک کے اظہار کے بغیر



O

وہ جس کے سینے میں ایمان نہیں رے بھائی
مری نظر میں وہ انسان نہیں رے بھائی

آپ تو سارے زمانے کے لئے رحمت ہیں
اس میں ہندو یا مسلمان نہیں رے بھائی

وہ ہو انسان کہ حیوان یا جن و ملک
کس پہ سرکار کا احسان نہیں رے بھائی

زندگی اس کی سنور جائے یہ ممکن ہی نہیں
دل سے جو عامل قرآن نہیں رے بھائی

بے گناہوں پہ کرے ظلم نہ ہرگز کوئی
کیا یہ اللہ کا فرمان نہیں رے بھائی

سر جھکے غیر کے آگے جو کسی کا شنکر
اہلِ ایمان کی یہ شان نہیں ے بھائی

O

جو آقا کریں گے کرم دھیرے دھیرے
تو مٹ جائیں گے سارے غم دھیرے دھیرے

کبھی ہوگا جانا جو ان کی گلی میں
تو چومیں گے بابِ حرم دھیرے دھیرے

درودوں کے سائے میں بڑھتے رہیں گے
مدینے کی جانب قدم دھیرے دھیرے

اذانِ بلالی جو کعبے میں گونجی
گرا منہ کے بل ہر صنم دھیرے دھیرے

ہو نعتِ نبیؐ لب پہ آنکھوں میں آنسو
نکلتا رہے میرا دم دھیرے دھیرے

سرِ حشر شنکر کو بھی جامِ کوثر
پلائیں گے شاہِ امم دھیرے دھیرے

O

مجھ کو سرکار جب یاد آنے لگے

اشکِ غم بھی مرے مسکرانے لگے

شمع عشقِ نبی ہم جلانے لگے

سارے دیوار و در جگمگانے لگے

ہوش بوجہل کے بھی ٹھکانے لگے

معجزہ میرے آقا دکھانے لگے

ہونٹ حور و ملائک لگے چومنے

نعتِ سرکار جب ہم سنانے لگے

ان کی رحمت کی برسات ہونے لگی

ہم گنہگار اس میں نہانے لگے

اس کی سیرت کا شنکر پتہ جب چلا

ہم گناہوں سے دامن بچانے لگے

O

ہم جامِ شرابِ عشقِ نبیؐ چھلکا چھلکا کے پی لیں گے
حیرت سے فرشتے دیکھیں گے اٹھلا اٹھلا کے پی لیں گے

اس جام سے ہم کو کیا مطلب اس مئے سے ہمیں کچھ انس نہیں
شبیر کا جوٹھا لاؤ تو اترا اترا کے پی لیں گے

یہ دل تڑپے گا مچلے گا جب حد سے بڑھے گی تشنہ لبی
ہم ان کے تصور سے خود کو مہکا مہکا کے پی لیں گے

مانا کے بہت بے تاب ہے دل اور دردِ جگر بھی حد سے سوا
ہم ذکرِ محمدؐ سے دل کو سمجھا سمجھا کے پی لیں گے

ہم غم کی سلگتی دھوپ میں بھی چھوڑیں گے نہ دامن آقاؐ کا
ہم اپنے غمِ دل کو شنکرؔ بہلا بہلا کر پی لیں گے



O

دیکھو محبوبِ پروردگار آ گئے
لے کے دنیا میں فصلِ بہار آ گئے

جن پہ دونوں جہاں ہے نثار آ گئے
انبیا کے ہیں جو تاجدار آ گئے

ہم پہ ہو جائے آقا نگاہِ کرم
آپؐ کے در پہ ہم اشک بار آ گئے

اب اندھیرا ضلالت کا چھٹ جائے گا
جن کا صدیوں سے تھا انتظار آ گئے

بخش دیجئے سکوں اس کو بہرِ خدا
لے کے شنکر دلِ بیقرار آ گئے

نعتیہ قطعات

رحمت کی بہاروں میں سرکار چمکتے ہیں
طیبہ کے نظاروں میں سرکار چمکتے ہیں
ہر ایک کو دیتا ہے یہ درس محبت کا
شنکر کے وچاروں میں سرکاز چمکتے ہیں

شنکر کیموری

O

ہے آرزو اک بار مدینہ کا سفر ہو
سر سبز وہ گنبد ہی مرے پیش نظر ہو
جس راہ میں سرکار کے قدموں کے نشاں ہیں
شنکرؔ مری منزل بھی وہی راہ گزر ہو



O

رو رو کے تڑپ کر یہی کہتا ہے مرا دل
یارب ہو مدینہ ہی مری آخری منزل
طوفان حوادث میں گھرا ہے ابھی شنکرؔ
سرکار کے صدقے میں عطا ہو اسے ساحل



O

میں خواب سے بیدار ہوں اور جھوم رہا ہوں
دیکھا ہے کہ طیبہ کی گلی گھوم رہا ہوں
سر اپنا جھکا رکھا ہے دربارِ نبی میں
سرکار کی چوکھٹ کو بہ ادب چوم رہا ہوں



O

جو نبیؐ کا غلام ہوجائے
وقت کا وہ امام ہوجائے
چل پڑے جو نبی کے رستے پر
اس پہ دوزخ حرام ہوجائے



O

سر عقیدت سے میں جھکاتا ہوں
جب بھی نعت نبی سناتا ہوں
میرا ایمان ہے یہی شنکرؔ
جس کا کھاتا ہوں اسکا گاتا ہوں



O

دوستو! زندگی کی بات کرو
کچھ دیار نبی کی بات کرو
بن کے آئے جو رحمت عالم
تم تو شنکرؔ انہیں کی بات کرو



O

پھیلی ہوئی زمانے میں شہرت نبیؐ کی ہے
پھولوں میں رنگ کلیوں میں نکہت نبیؐ کی ہے
اسکو بھلا جلائے گی دوزخ کی آگ کیا
محفوظ جس کے سینے میں اُلفت نبیؐ کی ہے



O

ہر اہل حق کے لب پہ فسانہ نبیؐ کا ہے
میں ہی نہیں یہ سارا زمانہ نبیؐ کا ہے
محبوب رب ہیں جلوۂ حسن ازل ہیں وہ
جو کچھ بھی بٹ رہا ہے خزانہ نبیؐ کا ہے



O

بہلاتا ہے جو دل کو درود و سلام سے
ملتا ہے کیف اسکو خدا کے کلام سے
اس پر نزولِ رحمتِ حق کیوں نہ ہو بھلا
لیتا ہے جو بھی نام نبی احترام سے



O

خُلق اور پیار کی حکومت ہے
جسم پر یار کی حکومت ہے
میرے ذہن ودماغ اور دل پر
میرے سرکار کی حکومت ہے



O

دین حق کے اصول کی باتیں
رحمتوں کے نزول کی باتیں
بات اوروں کی تم کرو لیکن
میں کروں گا رسول کی باتیں



O

یہ نہ پوچھو کہ کیا ملا ہم کو
خلد کا راستہ ملا ہمکو
دامن مصطفیٰ کے ملنے سے
سچ تو یہ ہے خدا ملا ہمکو



منقبت

لے لے کے نام شب میں جو سویا حسین کا
دیکھا ہے اس نے خواب میں چہرہ حسین کا
ہندوستاں کو یاد کیا تھا اسی لئے
شنکر اٹھا رہا ہے پھریرا حسین کا



O

مشہور ہے جہاں میں فسانہ حسین کا
ہے اہل حق کے لب پہ ترانہ حسین کا

برسوں گزر گئے ہیں مگر اب بھی دوستو!
ہر دل بنا ہوا ہے ٹھکانہ حسین کا

نام و نشاں یزید کا باقی نہیں مگر
لیتا ہے نام اب بھی زمانہ حسین کا

پھر بھی زباں پہ حرف شکایت نہیں کوئی
حالاں کہ لٹ گیا ہے گھرانہ حسین کا

عزم و یقین ، صبر و رضا فکر آخرت
کچھ تھا تو بس یہی تھا خزانہ حسین کا

مومن ہی تو نہیں ہیں فقط ان کے جاں نثار
شنکرؔ بھی دیکھئے ہے دِوانہ حسین کا

O

شیر خدا کی آنکھوں کے تارے حسین ہیں
اور فاطمہ کے راج دلارے حسین ہیں

میرے حسین ہیں نہ تمہارے حسین ہیں
انسانیت کی آنکھوں کے تارے حسین ہیں

دست یزید میں نہ دیا جس نے اپنا ہاتھ
سردار انبیا کے وہ پیارے حسین ہیں

بیڑا یزیدیت کا بہر حال غرق ہے

دریائے حق کے تیز وہ دھارے حسین ہیں

ہم ان کی ذات پاک پہ کیوں کر کریں نہ فخر
نانا کے امتی کے سہارے حسین ہیں



O

عشق حسین حاصل ایمان بن گیا
اے مومنو تمہاری یہ پہچان بن گیا

جنت سا کربلا کا وہ میدان بن گیا
مدفن تمہارا اکبر ذیشان بن گیا

نیزے پہ جب بلند ہوا سر حسین کا
چہرہ مرے امام کا قرآن بن گیا

جس دل میں ہے بسی ہوئی الفت حسینؓ کی
سچ پوچھئے تو وہ بڑا انسان بن گیا

شنکرؔ یہ میرے دل کی ہے بس ایک آرزو
دیدار آستاں میرا ارمان بن گیا

O

نبی کے نواسے کا نام اللہ اللہ
سبھوں سے ہے اونچا مقام اللہ اللہ

دیا جس نے خود اپنے سر کو کٹا کر
زمانے کو حق کا پیام اللہ اللہ

علی کے جگر فاطمہ کے دلارے
ہر اک امتی کے امام اللہ اللہ

جھکایا نہ سر اپنا باطل کے آگے
پیا خود شہادت کا جام اللہ اللہ

نہ بھولے گی دنیا کبھی ان کو شنکرؔ
ہر اک لب پہ ہے ان کا نام اللہ اللہ



O

لبوں پہ آیتیں، نیزے پہ سر حسین کا ہے
سِنا کی نوک پر جاری سفر حسین کا ہے

جہاں جہاں بھی حسینی مزاج والے ہیں
وہاں کا شہر، علاقہ، وہ گھر حسین کا ہے

سوال اب نہیں اُٹھتا کہیں سے بیعت کا
یزیدیوں کو زمانے میں ڈر حسین کا ہے

نبی کا دین مٹائے یہ کس میں ہے ہمت
نبی کے دین میں خون جگر حسین کا ہے

مٹا یزید کا نام ونشاں زمانے سے
ہر ایک شہر میں چرچا مگر حسین کا ہے

تو کس کے سامنے آتا ہے حرملہ رن میں
تجھے خبر نہیں نورِ نظر حسین کا ہے

مکین خلد مجھے آکے داد دیتے ہیں
ہر ایک شعر میں میرے اثر حسین کا ہے

نبی کا دین مہکتا ہے جس کی خوشبو سے
گلاب بارہ ہیں جس میں شجر حسین کا ہے

سرِ نیاز تو ہر در پہ جھک گیا شنکرؔ
جہاں پہ دل بھی جھکا ہے وہ در حسین کا ہے

O

دشمن سے پانی مانگیں گوارا نہیں کیا
اصغر نے اپنی پیاس کا شکوہ نہیں کیا

سر دے کے سرخرو ہوا نامِ حسین پر
حُر نے بھی اپنے آپ کو رُسوا نہیں کیا

رکھا نہ ہاتھ آپ نے دستِ یزید پر
شبیر نے ضمیر کا سودا نہیں کیا

اے مومنو! خدا نے بھی دنیا میں آج تک
کوئی مرے حسین سا پیدا نہیں کیا

یہ بات اور ہے کہ اندھیرے میں ہم رہیں
شبیر نے کہاں پہ اُجالا نہیں کیا

شنکرؔ جو کربلا میں کیا تھا حسین نے
ایسا کسی نے دہر میں سجدہ نہیں کیا

O

کونین دے سکے گا نہ قیمت حسین کی
کرب وبلا سے پوچھئے عظمت حسین کی

خنجر چلا تو ہلتے تھے حضرت کے دونوں لب
جبریل سن رہے تھے تلاوت حسین کی

آلِ نبی کے خون کی قیمت نہ پوچھئے
اسلام جی رہا ہے بدولت حسین کی

پھر سر اُٹھا رہی ہے جہاں میں یزیدیت
دنیا کو آج پھر ہے ضرورت حسین کی

کچھ اس ادا سے تیر قضا کام کرگیا
دل میں تڑپ اٹھی ہے محبت حسین کی

شنکرؔ کو ہے یقین بہت مطمئن بھی ہے
محشر میں کام آئے گی چاہت حسین کی



O

وہ کربلا کی زمیں پہ دیکھو فرشتے آنسو بہار ہے ہیں
ستم ہے کیسا کہ ابن حیدرلہو میں اپنے نہار ہے ہیں
مچا ہے کہرام بیبیوں میں حسین خیمے سے جارہے ہیں
یزیدیوں پر ہے خوف طاری کہ رن میں شبیر آرہے ہیں
لگا ہے تیر قضا گلے پر مگر ابھی تک وہ ننھے اصغر
قضا سے آنکھیں ملی ہوئی ہیں مگر وہ خود مسکرارہے ہیں
وہ چاہتے تو یزیدیوں کو مٹا کے رکھ دیتے ایک پل میں
مگر کٹا کے وہ اپنے سر کو خدا سے وعدہ نبھارہے ہیں
اُداسی خیمے میں چھائی شکر لرز رہا ہے یزیدی لشکر
جناب عباس پانی لینےفرات کی سمت جارہے ہیں

O

ہوں غلام ابن حیدر اوج پر تقدیر ہے
کہتے ہیں خلد بریں جس کو مری جاگیر ہے

شام کا حاکم اُدھر ہے، اِس طرف زہرا کا چاند
اُس طرف تاریکیاں ہیں اِس طرف تنویر ہے

سات سو کرسی نشیں کے کٹ گئے قلب و جگر
خطبۂ زینب ہے یا چلتی ہوئی شمشیر ہے

شامیو ہے نام جس کا فاتح نہر فرات
آرزو حیدر کی، شانِ بازوئے شبیر ہے

خوں بہتر کا زمینِ کربلا میں ہے ملا
جس طرف سے دیکھئے شبیر ہی شبیر ہے

خوف کیوں درباریوں میں اس قدر چھایا ہے آج
عابد بیمار کے تو پاؤں میں زنجیر ہے

سونگھ کر خاک شفا کہتا ہے شنکرؔ ہند سے
اے زمین کربلا تو بولتی تصویر ہے



O

لے کے چلّو میں حقارت سے جو پھینکا پانی
دیکھتا رہ گیا عباس کا چہرا پانی

اس قدر حضرت عباس سے ہے شرمندہ
کسی دریا میں بھی بہتا نہیں سیدھا پانی

نرم انگلی سے جو کردیتے اشارہ اصغر
پتھروں سے بھی نکل سکتا تھا ٹھنڈا پانی

بنت شبیر اگر پیاس کا شکوہ کرتیں
لے کے آجاتا فلک سے بھی فرشتہ پانی

دیکھا پانی کی جو لہروں کو تو محسوس ہوا
آج تک پڑھتا ہے پیاسوں کا قصیدہ پانی

مَل لیا چہرے پہ اصغر کا لہو سرور نے
ورنہ دکھلائی نہ دیتا کہیں دانا پانی

تشنگی پر وہ تری شام و سحر روتی ہے
اپنے دھاروں میں سمیٹے ہوئے گنگا پانی

آج بھی ماتم شبیر کیا کرتا ہے
کتنا باہوش ہے شنکرؔ کی وفا کا پانی



O

حیرت سے تکتے ہیں فرشتے نقشہ ہی کچھ ایسا ہے
کربل میں شبیر کا دیکھو سجدہ ہی کچھ ایسا ہے

کانپ رہی ہیں دیواریں اور قصر یزیدی لرزاں ہے
بی بی زینب کے ہونٹوں پر خطبہ ہی کچھ ایسا ہے

خوف لعینوں پر ہے چھایا، بھاگ رہے ہیں دشمن سب
شیر خدا کے شیر کا دیکھو حملہ ہی کچھ ایسا ہے

موت کی آنکھوں میں جو آنکھیں ڈال کے شنکرؔ ہنستا ہے
ابنِ علی کی گود کا پالا بچہ ہی کچھ ایسا ہے

O

شجاعتِ علی اکبر نہیں خرید سکا
یزید صبر کا پیکر نہیں خرید سکا

گیا تھا حرملہ تیرو کماں کو ساتھ لیے
تبسم علی اصغر نہیں خرید سکا

ذلیل وخوار کا بیڑا بھنور میں ڈوب گیا
یزید عزم بہتر نہیں خرید سکا

حسینی ہاتھ پہ حُر بک گیا مقدر سے
یزید ٹوٹ گیا پر نہیں خرید سکا

یہ اور بات ہے نیزے پہ رکھ لیا لیکن
جو خم تھا سجدے میں وہ سر نہیں خرید سکا

ٹھکانہ شمر کا آخر بنا جہنم میں
بہشت میں وہ کوئی گھر نہیں خرید سکا

ہے کون اُس سے بڑا بدنصیب جو شنکرؔ
رضائے آلِ پیمبر نہیں خرید سکا



O

جہاں میں صبر کا پیکر ملے تو لے آؤ
کوئی حسین سا رہبر ملے تو لے آؤ

سب ایک دل ہوں جہاں اک خیال ایک نظر
کہیں جوابِ بہتّر ملے تو لے آؤ

جو نوکِ نیزہ پہ رہ کر بھی روشنی بخشے
ملے جو ایسا کوئی اور سر تو لے آؤ

خدا کی راہ میں سب کچھ لٹا دیا جس نے
حسین جیسا تونگر ملے تو لے آؤ

ہر ایک فرد شہادت کا مرتبہ پائے
جہاں میں ایسا کوئی گھر ملے تو لے آؤ

غمِ حسین میں اشکوں سے جو عبارت ہو
قصیدہ ایسا جو شنکرؔ ملے تو لے آؤ



O

عباس کا کردار ہے کردار کا پانی
اترا نہ کبھی آپ کی تلوار کا پانی
پل بھر میں اترتا سرِ مکار کا پانی
چکھ لیتے اگر تیغِ علمدار کا پانی
شیروں کی طرح ٹوٹے تھے دشمن کی صفوں پر
عباس میں تھا حیدرِ کرّار کا پانی
قدموں سے لپٹنے کے لئے شیرِ علی کے
ساحل پہ چڑھا جاتا تھا مجدھار کا پانی
صدقے میں شہیدوں کے سرحشر یقیں ہے
رکھے گا خدا اشکؔ گنہگار کا پانی

O

نبی کے نور نظر اور خوش خصال حسین
علی کے لخت جگر فاطمہ کے لال حسین
کیا ہے دین کو زندہ کٹا کے سر اپنا
کہاں سے لائے زمانہ تری مثال حسین



O

لے لے کے نام شب میں جو سویا حسین کا
دیکھا اس کے خواب میں چہرا حسین کا
ہندوستاں کو یاد کیا تھا اسی لئے
شنکرؔ اٹھا رہا ہے پھریرا حسین کا



O

اشقیا اپنے سر جھکائے ہیں
ایک بچے سے مات کھائے ہیں
حرملہ عمر بھر تو روئے گا
رن میں اصغر جو مسکرائے ہیں



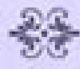
O

اس واسطے ہماری ضرورت حسین ہیں
کمزور ناتوانوں کی طاقت حسین ہیں
سر کو کٹا کے مرضی خالق خرید لی
کہنا پڑے گا مالک جنت حسین ہیں



O

نام لکھا نہ کام لکھا ہے
قصۂ نا تمام لکھا ہے
اب تو شبیر کے غلاموں میں
دیکھو شنکرؔ کا نام لکھا ہے



O

ایک بھی بچتے نہیں لشکرِ مکار کے ہاتھ
اٹھ گئے ہوتے اگر حیدرِ کرّار کے ہاتھ
لاکھوں ہاتھوں میں علم آج نظر آتے ہیں
کاٹ کر ظلم پریشاں ہے علمدار کے ہاتھ



O

یاغوث مدد کیجے مصیبت کی گھڑی ہے
کشتی مری طوفان کی بانہوں میں پڑی ہے

آنکھوں میں مری روضہ کی تصویر کھنچی ہے
اور دل میں مرے آپ کی بس یاد بسی ہے

حاصل ہے ہمیں آپ کی نسبت کا سہارا
پھر بھی ہمیں یہ دنیا مٹانے پہ تلی ہے

اب صدقہ عطا کیجئے حسنین کا ہمکو
کاسہ مرا خالی ہے نگہہ اس پہ لگی ہے

جو مانگا وہی آپ کی نسبت سے ملا ہے
دنیا میں کہاں آپ سا اب کوئی سخی ہے

اک نام مرا انکے غلاموں میں لکھا ہو
شنکرؔ میرے خوابوں کی بھی تصویر یہی ہے

O

اعلیٰ ہے دربار ہمارے خواجہ کا
روضۂ پرانوار ہمارے خواجہ کا

اپنی ہستی بھی اک ہستی ہوجاتی
ہوتا گر دیدار ہمارے خواجہ کا

ہوجائے گی پار بھنور سے یہ کشتی
لے لو گر پتوار ہمارے خواجہ کا

جس نے دیکھا ان کا عاشق بن بیٹھا
ایساتھا کردار ہمارے خواجہ کا

اُن کی ہر اِک بات دلوں کو چھو جائے
یہ حسن گفتار ہمارے خواجہ کا

بزم بہت افسردہ سی ہے اب شنکرؔ
شعر پڑھو دوچار ہمارے خواجہ کا



O

پیر پیمبر کی دھرتی ہے، ولیوں کی ہے شان
صوفیوں، سنتوں نے ہے دیا اس دھرتی کو وردان

مرے خواجہ کا ہندوستان

خواجہ پی کا روضہ دیکھو، اس روضے کا رتبہ دیکھو
سب اس کے ہیں شیدا دیکھو، دیکھو رب کا جلوہ دیکھو
ہندو مسلم سکھ عیسائی اس در کے مہمان

مرے خواجہ کا ہندوستان

خواجہ نظام الدیں کا پیارا، خسرو کی آنکھوں کا تارا
صابر پی کا ہے یہ دُلارا قطب الدیں نے اس کو سنوارا
ساری دنیا سے ہے نرالی اس دھرتی کی شان

مرے خواجہ کا ہندوستان

یحییٰ اور مخدوم بہاری ہم سب ان کے در کے بھکاری
وارث بھی ہیں جان ہماری، مانے ان کو ہر نر ناری
بٹتا ہے اُن سب کے در سے ہر لمحہ فیضان

مرے خواجہ کا ہندوستان

کوزے میں جو بھر لیں ساگر، انگلی سے جو روکیں پتھر
دولت کو جو ماریں ٹھوکر انکی غلامی میں ہے شنکرؔ
کہتی ہے ان کو ساری دنیا اجمیری سلطان

مرے خواجہ کا ہندوستان



O

لڑنے باطل سے محمدؐ کے گھرانے نکلے
''اپنے ہی خون کے دریا میں نہانے نکلے''
دین نانا کا وہ اس طرح بچانے نکلے
نوک نیزہ پہ بھی قرآن سنانے نکلے
بس اسی سجدے پہ قربان ہیں سارے سجدے
آپ جس سجدے میں سر اپنا کٹانے نکلے
حوصلہ آج بھی ان کا ہے زمانے میں مثال
تیز آندھی میں جو کل شمع جلانے نکلے
آج بھی کرب وبلا کی وہ زمیں شاہد ہے
دین اسلام کو شبیر بچانے نکلے
ہم بھی آنکھوں میں چھپائے ہوئے آنسو شنکر
کربلا والوں کے قدموں میں بہانے نکلے



O

علم و حکمت کا باب ہیں زینبؓ
فاطمہ کی کتاب ہیں زینبؓ
اپنا خود ہی جواب ہیں زینبؓ
زینتِ بو تراب ہیں زینبؓ
جن سے مہکا ہے گلشنِ اسلام
وہ شگفتہ گلاب ہیں زینبؓ
ہل گئی پھر یزید کی مسند
خوب محوِ خطاب ہیں زینبؓ
زندگی کا سوال ہو کوئی
اس کا بس اک جواب ہیں زینبؓ



O

لہو بن کر ادھر ٹپکے چمن کی آنکھ سے آنسو
غمِ شبیر میں چھلکے گگن کی آنکھ سے آنسو

علیؑ کے چاند پر چھائے ہوئے تھے قہر کے بادل
تو آخر کیوں نہ بہتے پنجتن کے آنکھ سے آنسو

خبر پہنچی ہے خیمے میں شہادت پاگئے قاسم
تو نکلے شدتِ غم میں دلہن کی آنکھ سے آنسو

ہوا تاراج گلشن فاطمہؑ کا آج کربل میں
کہ جنت میں نکل آئے حسن کی آنکھ سے آنسو

لرز اٹھی زمیں، کانپا فلک یہ دیکھ کر شنکر
بہے جب بھائی کے غم میں بہن کے آنکھ سے آنسو





یوں تھی وفا کی راہ بھی شمشیر کی طرح
لیکن چلا نہ کوئی بھی شبیر کی طرح

ہاں! کارواں حسین کا کوفہ میں لٹ گیا
جھوٹے تھے کوفی اپنی ہی تحریر کی طرح

سر دے کے جس نے رکھ لیا اسلام کا وقار
تقدیر ہو حسین کی تقدیر کی طرح

دنیا کو نور دیتے رہے ہیں ولی تمام
چمکا نہ کوئی غوث کی تنویر کی طرح

شنکرؔ جو اہلِ بیعت کا کرتا ہے ذکر خیر
جنت ہے اس کے واسطے جاگیر کی طرح



O

وہ شامِ شہادت بھی رو رو کے ڈھلی ہوگی
شبیر کے گردن پر جب تیغ چلی ہوگی

معصوم سے اصغر کو جب تیر لگا ہوگا
یہ ایسی شہادت تھی ہر شئے کو کھلی ہوگی

کوئی سوچ بھی کیسے لے لٹ جائے گی کربل میں
جو جانِ رسالت کے آنگن میں پلی ہوگی

مہماں سے سلوک ایسا با ظرف نہیں کرتے
کم ظرف طبیعت نے یہ چال چلی ہوگی

احساس ہے شنکر کو ہر آدمی طیبہ کا
بے چین ہوا ہوگا سنسان گلی ہوگی



جناب شنکر کیموری اپنے نعتیہ کلام کے لئے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ شنکر کو برسوں سے سنتا آرہا ہوں عقیدت کے پھول نعت و منقبت اور اظہار و عقیدت کا ایک حسین گلدستہ ہے۔ نعت کا ہر شعر سوزِ دروں، جذبہ عشق اور حبِ نبوی کا مظہر ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ شنکر کے اشعار ملت اسلامیہ کے ہر فرد کی آواز ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے ذکر کے ساتھ کام کے آغاز کی ترغیب، بہت ہی نرالے انداز میں دی ہے۔

اُٹھاؤ ہاتھ میں جب قلم تم درود لکھ دو، سلام لکھ دو
حسین گلابوں کی پتیوں پر ادب سے آقا کا نام لکھ دو

نبیٔ برحق نے مدینہ کے لئے دعا فرمائی، اللہ رب العزت نے تا قیامت ارضِ مقدس کو مخزن رحمت بنایا یہ شعر اسی پس منظر میں پڑھیں تو لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔

رحمت کے وہاں پھول ہیں بکھرے ہوئے ہر سو
گلزارِ مدینہ میں کوئی خار نہیں ہے

ہر صاحب ایمان روضہ نبوی کا دیدار اور آنکھوں میں جالی مبارک کو بسا لینے کی تمنا لئے پھرتا ہے سکونِ قلب و تشنگی کا سامان روضہ نبوی کی زیارت ہی ہوا کرتی ہے شنکر کا یہ شعر صاحبِ نسبت کی آواز ہے۔

وہاں آرام فرما ہیں ہمارے ساقیٔ کوثر
وہیں جا کر بجھے گی روح و دل کی تشنگی چلئے

معلم اول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کا سبق سکھایا میل و محبت، ہمدردی و بھائی چارگی کی تعلیم دی یہ شعر اگر اسی تناظر میں پڑھا جائے تو اس کے پس منظر میں اخلاق کریمانہ کی جلوہ سامانی نظر آئے گی۔

آپس میں پیار کرنے کی تعلیم دی ہمیں
انسانیت کا آپ نے رتبہ بڑھا دیا

سادہ اور عام فہم انداز میں "عقیدت کے پھول" دل کو چھو لینے والے اور عوام کو متاثر کرنے والے اشعار پر مشتمل ہے۔

"عقیدت کے پھول" جناب شنکر کیموری کے لئے باعث ہدایت بن جائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین۔

مشہود احمد قادری ندوی

(مولانا مشہود احمد قادری ندوی)

پرنسپل، گورنمنٹ مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ، پٹنہ

AQUIDAT KE PHOOL

Khandan -e- Nabuwat Ke Quadmon Mein

(Naat Aur Manqabat)

By

Shankar Kaimuri



M PUBLISHING HOUSE
Daryapur, Patna-800 004
erampublishinghouse2000@gmail.com

9 789383 533305